صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 22 مارچ 2011ء بمطابق 16 ربیع الثانی 1432ہجری صبح گیارہ بجے پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

ٱلۡمُلۡكُ يَوۡمَئِذٍ ٱلۡحَقُّ لِلرَّحۡمَـٰنِ‌ۚ وَكَانَ يَوۡمًا عَلَى ٱلۡكَـٰفِرِينَ عَسِيرً۬ا O وَيَوۡمَ يَعَضُّ ٱلظَّالِمُ عَلَىٰ يَدَيۡهِ يَقُولُ يَـٰلَيۡتَنِى ٱتَّخَذۡتُ مَعَ ٱلرَّسُولِ سَبِيلاً O يَـٰوَيۡلَتَىٰ لَيۡتَنِى لَمۡ أَتَّخِذۡ فُلَانًا خَلِيلاً O لَّقَدۡ أَضَلَّنِى عَنِ ٱلذِّكۡرِ بَعۡدَ إِذۡ جَآءَنِى‌ۗ وَكَانَ ٱلشَّيۡطَـٰنُ لِلۡإِنسَـٰنِ خَذُولاً O وَقَالَ ٱلرَّسُولُ يَـٰرَبِّ إِنَّ قَوۡمِى ٱتَّخَذُواْ هَـٰذَا ٱلۡقُرۡءَانَ مَهۡجُورً۬ا۔

(ترجمہ): (اور) اس روز حقیقی حکومت (حضرت) رحمٰن (ہی) کی ہوگی اور وہ (دن) کافروں پر بڑا سخت دن ہوگا۔ اور جس روز ظالم (یعنی آدمی غایت حسرت سے) اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کھاوے گا اور) کہے گا کیا اچھا ہوتا میں رسول ﷺ کے ساتھ (دین کی راہ) پر لگ لیتا۔ ہائے میری شامت (کہ ایسا نہ کیا اور) کیا اچھا ہوتا کہ میں فلاں شخص کو دوست نہ بناتا۔ اس (کمبخت) نے مجھ کو نصیحت آئے پیچھے بہکا دیا (اور ہٹا دیا) اور شیطان تو انسان کو (عین وقت پر) امداد کرنے سے جواب دے ہی دیتا ہے۔ اور (اس دن) رسول ﷺ کہیں گے کہ اے میرے پروردگار میری (اس) قوم نے اس قرآن کو (جو کہ واجب العمل تھا) بالکل نظرانداز کر رکھا تھا۔ و آخِرُ الدَعۡوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ 'کوئسچنز آور' : محترمہ نور سحر بی بی۔

محترمہ شازیہ اورنگزیب خان: پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر!

Mr. Speaker: After 'Questions Hour' Ji.

محترمہ شازیہ اورنگزیب خان: جناب سپیکر! یہ کسی کی زندگی اور موت کا سوال ہے جی۔

Mr. Speaker: After 'Questions` Hour' Bibi.

محترمہ شازیہ اورنگزیب خان: جناب سپیکر! یہ کسی کی زندگی اور موت کا سوال ہے تو جناب سپیکر، مجھے موقع دیں۔

جناب سپیکر: Definitely, Definitely, Definitely بی بی لیکن 'کوئسچنز آور' کے بعد۔ آپ کا ہاؤس ہے، بالکل آپ جتنا بول سکتی ہیں After 'Question`s Hour'۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: نور سحر بی بی، کوئسچن نمبر جی۔

Ms. Noor Sahar: Question No. 33, Thirty three.

جناب سپیکر: جی۔

* 33۔ محترمہ نور سحر: کیا وزیر ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ شہری و دیہی علاقوں میں طلباء و طالبات کی Enrolment کی جاتی ہے اور نااہل اساتذہ کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے؛

(ب) گزشتہ تین سالوں کے بورڈ امتحانات کا نتیجہ کتنے فیصد اور مارکس گریڈ وائز کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؛

(ج) تین سالوں کے دوران جن نااہل اساتذہ کے خلاف جو کارروائی کی گئی ہے، اس کی بھی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) صوبہ بھر کے تمام بورڈز کے گزشتہ تین سالوں 2008, 2007 اور 2009 کا نتیجہ فیصد اور مارکس گریڈ وائز کی تفصیل ایوان میں پیش کی گئی۔

(ج) گزشتہ تین سالوں کے دوران متعلقہ بورڈز نے جن نااہل اساتذہ کے خلاف کارروائی کی ہے، اس کی تفصیل ایوان میں پیش کی گئی۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

محترمہ نورسحر: جی سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، میری بابک صاحب سے یہ ریکویسٹ ہے کہ شکایات کی تعداد بھی انہوں نے Mention نہیں کی ہے اور Disciplinary action، ان کی Misconduct کے خلاف ایکشن کیوں نہیں لیا گیا؟ جن اساتذہ کے خلاف کارروائی کی ہے تو Misconduct کے خلاف جو ہے Disciplinary action کیوں نہیں لیا گیا؟ ایک جگہ سے ان کو ہٹایا گیا تو دوسری جگہ ان کو پھر لگایا گیا، اگر ایک جگہ وہ غلطی کرتے ہیں تو کیا دوسری جگہ وہ غلطی نہیں کر سکتے ؟۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے نا، ایک دفعہ خالی کوئسچن پوچھا کریں جی، اس پہ تقریر نہ کریں۔ جی، آنریبل ایجوکیشن منسٹر صاحب۔

جناب سردار حسین بابک (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): شکریہ سپیکر صاحب. صاحب، مونږ خو جواب په واضحه توګه باندے ورکړے دے او بیا هم چه یو ځائے کښے Misconduct وی یا داسے څه Irregularities وی، د هغے خلاف بے شکه ډیپارټمنټ ایکشن هم اخلی او د هغے خلاف کارروائی هم کوی خو دا ده چه څنګه بی بی خبره کوی چه بل ځائے کښے ولے لګیدلی دی؟ نو دا خو سول سرونټس دی، سرکاری ملازمین دی، د یو ځائے نه چه بیا لرے کیږی نو د Disciplinary action په بنیاد باندے به بل ځائے خامخا هغوی ډیوټی کوی، داسے خو نه شی کیدے چه لکه هغه به بیا خدائے مه کړه چه هډو نوکری نه کوی، بل ځائے به خامخا د هغه ډیوټی لګی او بل ځائے به خامخا هغوی نوکری کوی۔ نو دا ده چه ایکشن مونږه اخلو خو ډیوټی خو به خامخا بیا بل ځائے کښے کوی۔

Mr. Speaker: Ji, again Noor Sahar Bibi.
Ms. Noor Sahar: Thank you, Speaker Sahib.
Mr. Speaker: Question number Ji?
Ms. Noor Sahar: Thirty five, Question No. 35.

* 35۔ محترمہ نورسحر: کیا وزیر ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) حکومتی پالیسی کے مطابق سکولوں میں 1/40 کی شرح سے اساتذہ تعینات کئے جاتے ہیں، آیا ضلع بونیر میں اساتذہ مذکورہ شرح سے تعینات ہیں؛

(ب) آیا گورنمنٹ مڈل سکول انغاپور میں ہیڈ ماسٹر نہیں ہے اور اسسٹنٹ ہیڈ ماسٹر بچوں سے گھر کا کام کرواتا ہے؛

(ج) آیا ضلع بونیر میں پرائمری سکول انغاپور میں 500 بچوں کیلئے تین اساتذہ جبکہ پرائمری سکول چرائی میں 350 بچوں کیلئے ایک استاد ہے؛

(د) آیا حکومت ضلع بونیر کے پرائمری سکولوں میں مذکورہ پالیسی کے تحت اساتذہ تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، نیز بچوں سے گھر کا کام کرانے والے مذکورہ استاد کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم):</u> (الف) جی ہاں۔

(ب) جی نہیں، کیونکہ اس سلسلے میں متعلقہ استاد کے خلاف انکوائری کی گئی ہے اور الزامات بے بنیاد ثابت ہوئے ہیں۔

(ج) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(د) EDO (E&SE) ضلع بونیر نے 216 پی ایس ٹی (مردانہ) اور اضافی پوسٹوں کی منظوری کیلئے Rationalization policy کے تحت کیس بھیجا ہے۔ پوسٹوں کی منظوری کے بعد ضلع بونیر کے تمام سکولوں میں 1/40 کے تناسب سے اساتذہ کی تعیناتی کی جائے گی جبکہ پرائمری سکول چرائی میں ایک خالی آسامی پر مورخہ 10-11-20 کو تقرری کی گئی ہے۔

چونکہ مذکورہ استاد کے خلاف الزامات بے بنیاد ثابت ہوئے ہیں لہذا حکومت متعلقہ استاد کے خلاف کارروائی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔

<u>Mr. Speaker:</u> Ji, any supplementary?

<u>محترمہ نور سحر:</u> جی، یس سر۔ سپیکر صاحب، انہوں نے کہا ہے، میں نے ان کو کہا تھا کہ انغاپور سکول کا جو ہیڈ ماسٹر ہے، وہ بچوں سے کام کرواتے ہیں تو ان کی انکوائری کے مطابق یہ کہتے ہیں کہ یہ ٹھیک نہیں ہے، تو میں آپ سے ریکویسٹ کروں گی کہ یہ کمیٹی کو ریفر کیا جائے کیونکہ باقاعدہ ابھی گندم کی کاشت شروع ہونے والی ہے اور جس جگہ کی میں بات کرتی ہوں، یہ میرا اپنا گاؤں ہے، وہاں پر میں رہتی ہوں، جاتی ہوں، مجھے اپنی جان کی طرح اس سکول کا پتہ ہے تو میں ویڈیو بنا کر، گندم میں ویڈیو بنا کر کہ بچے یونیفارم میں، ویڈیو ان کو بنا کر لاؤں گی کہ بچے سکول کے یونیفارم میں گندم کاٹ رہے ہیں اور ہیڈ ماسٹر، سکول کے جو اسسٹنٹ ٹیچرز ہیں تو ان کے گھروں میں لے جا رہے ہیں۔ ان سے پانی کے مٹکے بھر کے لائے گئے ہیں اور اگر ان کا یقین نہیں ہے تو میں ویڈیو بنا کر اس فلور پر پیش کردوں گی یا ان کو دے دوں گی یا اپنی کمیٹی کی جو میٹنگ ہے تو اس میں ان کو پیش کر دوں گی کہ آیا میں یہ سچ بولتی ہوں کہ جھوٹ بولتی ہوں؟

جناب سپیکر: جی، آنریبل سردار بابک صاحب! یہ تو بڑے افسوس کی بات ہے، اگر یہ واقعی ویڈیو کے ساتھ وہ کرتی ہیں۔ جی۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: دا سے دہ سپیکر صاحب، کہ واقعی دا سے څہ خبرہ وی چہ خدائے مہ کړہ استاذان صاحبان یا یو استاذ صاحب د ماشومانو نہ دا سے قسم لہ کار اخلی نو بے شکہ زۂ ایشورنس ورکوم چہ مونږ بہ د هغے خلاف ایکشن هم اخلو او دوئ د مونږ تہ راکړی، کہ دا سے څہ خبرہ وی، ثبوت د مونږ تہ راکړی یا دغہ د مونږ تہ راکړی خو دا سے نہ دہ جی، تاسو اوګورئ چہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: کمیټئ تہ لیږل غواړی کہ تاسو څہ Oppose۔۔۔۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: نہ جی نہ، کمیټئ تہ خو جی بے شکہ زمونږ پہ هغے باندے هیڅ اعتراض نشتہ خو لکہ زۂ دوئ تہ ایشورنس هم ورکومہ او دا سے څہ خبرہ نشتہ۔ اکثر مونږ پہ سکولونو کښے کہ پہ ماشومانو کښے دا Social sense ډیویلپ کوؤ نو هغہ د سکول صفائی کول یا Routine کښے چہ کوم کار وی، هغہ د دے د پارہ وی چہ پہ ماشومانو کښے Social sense ډیویلپ شی او دا دوئ چہ د کومے خبرے ذکر کوی، کہ واقعی دا خبرہ وی نو کمیټئ تہ د دے خبرے لیږلو ضرورت نشتہ، زۂ ورتہ ایشورنس ورکوم چہ مونږ بہ د هغے خلاف کارروائی کوؤ۔

محترمہ نور سحر: سپیکر صاحب! دوئ د لږ انتظار اوکړی چہ د دے میاشت نیمہ کښے د ګندم دا کار شروع شی، د کټایئ کار شروع شی چہ زۂ دوئ لہ ویډیو هم راوړم، دوئ دلتہ انکار کړے دے چہ نہ دا سے نہ دہ، مونږہ انکوائری اوکړہ او دا سے هیڅ قسمہ خبرہ نشتہ نو چہ دوئ انکار کړے دے، دا د کمیټئ تہ اولیږلے شی او هلتہ بہ زۂ دوئ تہ تصدیق هم اوکړمہ، دوئ بہ اووینی پہ خپلو سترګو۔ چونکہ دوئ خو پخپلہ نہ دی تلی، دوئ بہ څوک لیږلی وی نو هغے لہ بہ دغہ اوکړو۔

Mr. Speaker: Ji. Is it the desire of the House that the Question asked by the honorable Member may be referred to the concerned

Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

<u>Mr. Speaker</u>: 'Noes' have it. The Question could not be referred to the concerned Committee. تهٔ خو پخپله هم پرے وروستو راویبنه شوے۔

<u>محترمہ نور سحر</u>: سر، هغے پورے هغوی ختم کړو، دوباره اووایئ سر۔

<u>Mr. Speaker</u>: No. Again Noor Sahar Bibi.

<u>Ms. Noor Sahar</u>: Question No. 36.

<u>جناب سپیکر</u>: جی۔

* 36۔ <u>محترمہ نور سحر</u>: کیاوزیرایلیمنٹری اینڈسیکنڈری ایجوکیشن ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع بونیر کے اکثر پرائمری سکولوں میں صرف دو کمرے ہیں جن میں گورنمنٹ پرائمری سکول چرائی، جووڑ، کاٹگلہ بھی شامل ہیں؛

(ب) آیاحکومت مذکورہ سکولوں میں بچوں کی سہولت کیلئے مزید کمرے تعمیر کرنے کاارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم)</u>: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، حکومت مذکورہ سکولوں میں بچوں کی سہولت کیلئے مزید کمرے تعمیر کرنے کاارادہ رکھتی ہے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Any supplementary?

<u>محترمہ نور سحر</u>: سر، په دے باندے هم زمونږه Objection دے۔ سر، دا سکولونه چه کله بونیر کښے سټارټ شوی دی او دا سکولونه جوړ شوی دی جی نو اوسه پورے دوه دوه کمرے د ماشومانو سره دی۔ تاسو سوچ اوکړئ چه د پرائمری۔۔۔

<u>Mr. Speaker</u>: Supplementary question, supplementary question?

<u>محترمہ نور سحر</u>: سپلیمنټری دے سر۔ دوئ ته ما وئیل چه د پرائمری سکول دوه کمرے دی، دوئ وائی چه او شته دے، مونږه کارروائی کوؤ، څه کارروائی ئے کړے ده اوسه پورے؟ درے کاله خو زمونږ د دے Tenure پوره شو، دوه کمرے د ماشومانو د پرائمری سکول د پاره آیا پوره دی چه په زرګونو ماشومان په هغے کښے سبق وائی؟ دوه کمرو کښے به هغه په باران او غرمو کښے څنګه سبق وائی؟ اوسه پورے دوئ کارروائی ولے نه ده کړے چه درے کاله خو زمونږ

د دے Tenure پوره کیږی؟ هغه مخکښینے Tenure خو پریږدوه، نو زهٔ وایم چه هغه بل خو ریفر نه شو خو دا خو خامخا کمیټئ ته ریفر کړئ۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، سردار بابک صاحب۔

<u>جناب وقار احمد خان:</u> جناب سپیکر صاحب!

<u>جناب سپیکر:</u> جی، وقار احمد خان صاحب۔

<u>جناب وقار احمد خان:</u> مهربانی جی۔ جناب سپیکر صاحب، په دے ضمنی سوال دا دے چه د Nationalization په بنیاد باندے په ټوله صوبه کښے او خصوصاً په سوات ملاکنډ ډویژن کښے د پوسټونو، د ویکنسیانو دغه دلته راغلے دے نو چه آیا دوئ هغه پوسټونه Sanction کړی دی، هلته ئے ورکړی دی، هلته د استاذانو د کمئ د پوره کیدو د پاره که لا نه دی جی؟

<u>جناب سپیکر:</u> جی، سردار بابک صاحب۔

<u>وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم:</u> مهربانی سپیکر صاحب۔ نور سحر بی بی چه کوم سوال راپورته کړے دے چه زمونږه پرائمری سکول چه دے، هغه په دوو کمرو باندے مشتمل وی، زهٔ هاؤس د دے خبرے نه هم انفارم کړم چه په موجوده وخت کښے زمونږ په ټوله صوبه کښے څنګه چه دوئ ذکر اوکړو چه د بائیس هزار اضافی کمرو مونږ ته ضرورت دے ځکه چه په آبادئ کښے کومه اضافه په کوم تناسب باندے ده نو په هغے تناسب باندے زمونږه حکومت، زمونږ چه کوم معاشی و اقتصادی مسئلے دی نو مونږه په دے پوزیشن کښے نه یو چه هغه بائیس هزار کمرے یکمشت جوړے کړو۔ بهرحال په دے لړ کښے زمونږه انټرنیشنل کمیونیټی سره هم خبره روانه ده، مختلف چه کوم آئی این جی اوز دی، انټرنیشنل نان ګورنمنټ آرګنائزیشنز چه دی، د هغوی سره هم زمونږ خبره روانه ده او مونږه امید انشاء الله لرو چه هغوی به زمونږه مالی مرسته کوی، مونږ سره به کمک کوی او دا چه کومه مسئله ده نو زمونږ د پرائمری سکول سټرکچر چه دے، هغه په پی سی ون کښے دوه کمرے دی، اوس مونږ Propose کړی دی چه هغه کوم پوزیشن چه دے، هغه سټرکچر چه دے نو هغه به په شپږو کمرو باندے مشتمل وی او انشاء الله زمونږ کوشش دا دے چه زمونږ صوبه خدائے د کړی چه په معاشی

طور باندے لړه مضبوطه شی نو هغه سٹرکچر به انشاء الله مونږه شپږ کمرے کوؤ جی۔

محترمہ نور سحر: سر، دا خو کوئسچن دے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ، Again نور سحر بی بی۔

محترمہ نور سحر: سر، دا خو کوئسچن دے، دوئ له پکار دی چه هغے له ټینټونه اولګوی او د هغے د پاره څه متبادل انتظام خو اوکړی کنه، ټینټ خو لګولے شی کنه؟

جناب سپیکر: بی بی! تهٔ یو سکول Mention کړه چه کوم کښے؟ دا تهٔ زرګونو واړهٔ بنائے۔

محترمہ نور سحر: سر، ما درته Mention کړی دی کنه، دا پرائمری سکول چرائی او جووړ او کاټګله، درے سکولز، درے کلی مے ورته Mention کړی دی کنه۔

جناب سپیکر: د هغه ځائے Concerned MPA څوک دے؟

محترمہ نور سحر: د هغوی دغه دے، اویس خان، قیصر خان، قیص خان۔

جناب سپیکر: هں؟ نه قیصر خان چرته دے؟ قیصر خان ته دا Reply اوکړئ، دا خو دوئ اوس تقسیموی، په ټول ایم پی ایز ئے تقسیموی نو پکار ده چه هلته ئے-----

محترمہ نور سحر: نه د دوئ درے کاله اوشو جی، ماشومانو ته ډیر تکلیف دے او دوئ دومره-----

جناب سپیکر: هغه ایم پی اے صاحب Contact کړئ چه هغه ته کومے کمرے ملاویږی چه هغه ورکښے نورے کمرے جوړے کړی چه کوم Realistic approach دے، په هغے باندے ځئ۔ بابک صاحب! کاغذی جواب تاسو هم مه ورکوئ چه تاسو ئے هم تقسیموئ نو پکار ده چه ورته اووایئ، هغه Concerned MPA ته اووایه چه لاړ شی او دغه ځائے کښے وزټ اوکړی، جوائنټ وزټ اوکړئ۔ He is directed, the Member is directed please-----

محترمہ نور سحر: دا که زمونږه-----

جناب سپیکر: بی بی! بس ختمه شوه، زما رولنګ پرے راغے۔

Again Question No. 58, Noor Sahar Bibi?

* 58۔ محترمہ نور سحر: کیاوزیر ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع بونیر حلقہ پی کے 77 خانانو ڈھیری میں ہائی سکول کی عمارت تیار ہے؛

(ب) حکومت مذکورہ سکول کو کب تک چالو کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، ضلع بونیر حلقہ پی کے 77 خانانو ڈھیری میں ہائی سکول کی عمارت تیار ہے اور سکول چالو حالت میں ہے۔

(ب) اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ مذکورہ سکول پہلے ہی سے چالو حالت میں ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

محترمہ نور سحر: یس سر۔ سر، دیکبنے چه دوئ وائی چه هائی سکول هلته مونږ تیار کړے دے نو دا خو زهٔ تاسو ته Surety درکوم چه هائی سکول هلته یو هم نشته، خانانو ډهیرئ کبنے هم نشته او ورپسے چه کوم کلے دے کړیا او د هغے خوا ته کلے دے په هغے کبنے هم نشته، دوئ دا وائی چه هائی سکول شته۔ دا به تاسو اوس کمیټئ ته خا مخا ریفر کوئ او دا به دوئ کسان اولیږی او دوئ به ما له دا تصدیق اوکړی او زهٔ به تصدیق اوکړم، رابه وړم چه کوم کسان هلته دی، هغوی اووائی چه آیا دلته هائی سکول شته؟ نه د جینکو یو سکول کوټه کبنے شته۔

جناب سپیکر: دا خو ډیره غټه خبره ده، دا داسے خو سوال نه پیدا کیږی جی۔ ډیپارټمنټ۔۔۔۔

الحاج حبیب الرحمان تنولی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: تاسو څه وایئ تنولی صاحب!

محترمہ نور سحر: سر، نشته دے زهٔ تاسو ته وایم نشته دے۔ سر، یو هائی سکول هم نشته دے سر۔

جناب سپیکر: Next، غلط انفارمیشن چه۔۔۔۔

محترمہ نور سحر: سر، د هغوی سره نشته او۔۔۔۔

جناب سپیکر: یو منټ، اودریږه چه ممبر صاحب کوئسچن اوکړی، زهٔ په دے خپله، جی، آنریبل۔۔۔۔

الحاج حبیب الرحمان تنولی: جناب، اس میں منسٹر صاحب سے ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا پی ایف 57 مانسہرہ میں ایسی عمارات جو تیار ہیں، ان کو فی الفور Take over کرنے کیلئے ڈائریکٹیوز ایشو کرینگے ؟

جناب سپیکر: یہ تو تنولی صاحب! ایک نیا کوئسچن آگیا، This is totally new Question، پتہ نہیں بابک صاحب کے ساتھ اس کا جواب ہوگا کہ نہیں لیکن جو سوال۔۔۔۔۔

الحاج حبیب الرحمان تنولی: جی، یہ سوال اس کے ساتھ ہے، یہ سوال بالکل Related ہے کہ نئی بلڈنگز جو بنی ہوئی ہیں تو ابھی تک Take over کی ہے یا نہیں کی ہے؟ یہ اس لحاظ سے میں نے کہا ہے کہ اگر نئی بلڈنگز جو ہم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تنولی صاحب! یہ پی کے 77 کا کوئسچن نمبر چل رہا ہے، آپ نیا کوئسچن موو کریں تو آپ کو جواب مل جائے گا۔ جی، بابک صاحب! یہ تو بڑی زیادتی ہے کہ اگر وہ بی بی، غلط انفارمیشن اگر ہاؤس کو Put ہوئی ہے تو ڈیپارٹمنٹ کے Against ہاؤس کی Breach of privilege آئے گی۔ جی۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، ستاسو ډیره زیاته شکریه او زما خپل خیال دا دے۔۔۔۔۔

الحاج حبیب الرحمان تنولی: جناب سپیکر! میری بات تو سنیں آپ۔۔۔۔۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: میں جواب دے رہا ہوں سر۔

جناب سپیکر: نہیں، پی کے 77 کے متعلق اگر آپ کا کوئسچن ہے تو وہ بتادیں۔

الحاج حبیب الرحمان تنولی: Topic وہی ہے جی۔

جناب سپیکر: نہیں، ایک Topic پہ تو بہت سے کوئسچنز آسکتے ہیں، اس Topic پہ بہت کوئسچنز آسکتے ہیں لیکن اس وقت ان کے پاس، آپ پوزیشن میں ہیں؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: میں جواب دے رہا ہوں، میں جواب دے رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، جواب لیتے ہیں ان سے۔

الحاج حبیب الرحمان تنولی: دوبارہ سوال کروں یا جواب دے رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی جواب لیتے ہیں ان سے۔ جی، سردار بابک صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: میں جواب دے رہا ہوں۔ سپیکر صاحب، تاسو خو دا خبره اوکړه چه دا ډیر زیات زیاتے دے او زهٔ جی دا خبره کوم چه دا ډیر زیاتے دے چه

دا بی بی چه کوم سوال راپورته کړے دے ، دا زما خپله حلقه ده او که دا وائی چه زۀ ورته نقشه جوړه کړم چه دا هائی سکول دغلته موجود دے۔ بی بی له اول دا پکار دی چه دا سوال راپورته کوی، دا زما خپله حلقه ده او زما په خپلو خانانو ډهیرئ کښے د هائی سکول د هلکانو چه دے ، هغه موجود دے او هغه د کوم وخت نه فنکشنل هم دے ، د جینکو چه کوم مډل سکول دے نو اوس مونږه اپ گریډ کړے دے او د هغے Sanction به انشاء الله زر تر زره راشی۔ نو بی بی د دا مهربانی هم اوکړی او خدائے د ورله نور هم همت ورکړی چه د ټولے صوبے مسئلے راپورته کوی خو د مسئلو راپورته کولو نه مخکښے پکار دا ده چه بی بی د هغه کلو نه هم دومره معلومات کوی چه آیا د دے کلی نوم څه دے او د هغے نه مخکښے سوال کښے دا خبره کوی چه انغاپور او بیا دا ورته پته نشته چه انغاپور دا وائی چه زما کلے دے نو جووړ خو د هغے کلی سره خوا کښے کلے دے ، نو بیا دومره پته درته نشته دے ، تاسو هم جی دا مهربانی اوکړئ چه بی بی ته لږ دومره اووایئ چه کم از کم دومره بیا ځان پوهه کوی۔ جہاں تک تنولی صاحب کے سوال کا تعلق ہے تو بالکل سر، اس طرح ہے کہ ہمارے صوبے میں ماضی میں بہت زیادہ ایسے سکولز تھے جو Construct بھی ہو گئے تھے اور وہ تعمیر بھی ہو چکے ہیں، ابھی ہم انشاء اللہ ان کے کیسز تیار کر رہے ہیں پی سی فور وغیرہ، سی اینڈ ڈبلیو سے بھی میں نے میٹنگ کی ہے اور انشاء اللہ یہ جتنی بھی بلڈنگز ہماری تیار ہیں تو جلد از جلد انشاء اللہ، فنانس سے بھی میں نے بات کی ہے اور انشاء اللہ وہ ان کو Sanction کرا دیں گے انشاء اللہ۔

جناب سپیکر: یہ سردار بابک صاحب، یہ ہر حلقے کا مسئلہ ہے، تھوڑا سا اس کو ڈیپارٹمنٹ اچھی طرح سے Pursue کرے۔

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: بی بی، جواب آ گیا بس۔

محترمہ نور سحر: ما جی په دیکښے دا Point raise کړو جی چه یو هائی سکول هم د دوئ په حلقه کښے نشته دے او د دۀ حلقه ده او یو سکول هم د جینکو هائی نشته دے او دوئ دا لیکلی دی چه "چالو ہو گیا ہے"۔ کہاں چالو ہو گیا ہے؟۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ذرا یہ سوال پڑھیں کہ آپ نے کیا لکھا ہے، کیا پوچھا ہے؟

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر صاحب! میں نے یہ پوچھا ہے کہ پی کے 77 خانانو ڈھیری میں ہائی سکول کی عمارت تیار ہے؟

جناب سپیکر: آپ نے یہ Mention کیا ہے کہ یہ لڑکیوں کا سکول ہے یا بوائز کا سکول ہے؟

محترمہ نور سحر: انہوں نے بھی تو یہ Mention نہیں کیا ہے کہ لڑکوں کا تیار ہے، انہوں نے تو یہ کہا ہے کہ ہائی سکول تیار ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے جو سوال پوچھا ہے، اس کے وہ تو پڑھ لیں۔

محترمہ نور سحر: سر، اس کا جواب یہ ہے، اس کو کمیٹی کو ریفر کریں تاکہ میں اس کو لے آؤں کہ یہ ہائی سکول وہاں موجود نہیں ہے، لڑکیوں کا ایک سکول بھی، ہائی سکول موجود نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، سردار بابک صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب! زما یقین دا دے چه د بی بی تصویر به هم سبا په اخبار کښے راشی او دا خبره به ئے هم په اخبار کښے راشی۔ دا زما نه دا تپوس کوی او وائی چه ستا په حلقه کښے ، هغه د کوم ځائے خبره چه دا کوی، په ناواګئ کښے زما د جینکو هائی سکول شته، په کړپه کښے زما د جینکو هائی سکول شته، په شاه آدم کښے زما د جینکو هائی سکول شته۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: No cross talking۔ بی بی! آپ بیٹھ جائیں، وہ جواب دے رہا ہے نا۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: زۀ تاسو ته خواست کوم جی چه دے ته هیڅ پته نشته بهرحال تصویر به ئے سبا که خیر وی په اخبار کښے راشی او بیان به هم راشی نو زما یقین دا دے چه نور د ذاتی خبرو کولو۔۔۔۔۔

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر صاحب! کار شوے دے او که نه دے شوے، دا د کمیټئ ته لاړ شی نو هلته به ئے پته اولګی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question asked by the honorable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it. Mufti Kifayatullah Sahib, honorable Mufti Kifayatullah Sahib, not present. Again Mufti Kifayatullah Sahib, not present. Again Mufti Kifayatullah Sahib, not present. Again Mufti Kifayatullah Sahib, not present.

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جی سوال نمبر 7، میرا اس میں ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: 68،68 پر ہم چل رہے ہیں۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر! میرے پاس جو مفتی کفایت اللہ صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: 7 اس سے پہلے بھی ہے، مفتی صاحب کے پانچ چھ کوئسچنز ہیں۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر، میں اس کی 7 کی بات کر رہا ہوں۔ اس کی۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ تو رہ گیا، وہ تو Lapsed بھی ہو گیا۔ چلیں آپ پھر سے پوچھیں، کیا پوچھنا ہے؟

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر، اس میں یہاں پر انہوں نے جو ڈسٹرکٹ لکی مروت کا ذکر کیا ہوا ہے کہ موجودہ اے ڈی پی میں اس کی لائبریری کیلئے فنڈز مختص ہیں تو سر، میں آپ کے نالج میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے بھی اے ڈی پی میں لکی مروت کی لائبریری کیلئے فنڈ تھا لیکن پھر اس کے بعد وہ فنڈ پتہ نہیں کہ کدھر، دوسرے ڈسٹرکٹ میں چلا گیا، کیا اس دفعہ بھی اسی طرح ہو گا کہ اے ڈی پی میں تو فنڈ مختص ہے لیکن اس کے بعد کسی دوسرے ڈسٹرکٹ کیلئے پھر وہ جاری کیا جائے گا؟

میاں نثار گل کاکا خیل: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، میاں نثار گل صاحب، سیکنڈ سپلیمنٹری جی۔

میاں نثار گل کاکا خیل: شکریہ جی۔ جناب سپیکر، جس طرح آنریبل ممبر نے کہا کہ لکی مروت کیلئے اے ڈی پی میں فنڈ مختص تھا لیکن وہ دوسرے ضلع میں چلا گیا، اس طرح پچھلے سال کرک کیلئے بھی اس طرح ہوا تھا کہ پبلک لائبریری منظور ہوئی تھی لیکن اس کا فنڈ پھر ٹرانسفر ہو گیا کسی اور جگہ پہ تو اس پر بھی اگر آنریبل منسٹر جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، جناب آنریبل منسٹر صاحب، آنریبل منسٹر صاحب۔ جی، قاضی اسد صاحب۔

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): شکریہ سر۔ آنریبل ممبرز کہہ رہے ہیں جی کہ لائبریریز کیلئے فنڈ مختص کر کے کاٹ دیا گیا تھا تو وہ سر، پہلے ایک سٹیج تھی کہ جب پراونشل ڈیویلپمنٹ ورکنگ پارٹی کی میٹنگ ہوئی تھی تو اس وقت ترجیح کسی اور ایریا کو دی گئی تھی اور لائبریریز سے فنڈز کم کر دیئے گئے تھے لیکن

انشاء اللہ اب یہ نہیں ہوگا۔ سر، اب ہم سارے ضلعوں میں انشاء اللہ تعالیٰ اس صوبے کی لائبریری بنا کے دیں گے جی۔

Mr. Munawar Khan Advocate: Excuse me Sir-----

جناب سپیکر: اب ان کی ایشورنس آ گئی۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سارے ضلعوں کے علاوہ اگر میں ان کا نام لے لوں-----

جناب سپیکر: وہ بھی قاضی ہیں جی، منور خان قاضی دے۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی ملک قاسم خان، چہ گاڈے مخکبنے لاڑو نو ستا سو اوس وایئ۔

ملک قاسم خان خٹک: سر! میری منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ ہے کہ انہوں نے ٹائم نہیں دیا ہے کہ-----

جناب سپیکر: میں میاں نثار گل کے بعد آپ کو اٹھا رہا تھا لیکن آپ خاموش بیٹھے تھے۔

ملک قاسم خان خٹک: سر، میں اٹھ رہا تھا۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں، میرا آنریبل منسٹر صاحب سے سوال ہے کہ انہوں نے ٹائم نہیں بتایا، کوئی ٹائم فریم ہے کہ کہاں پہ اور کب یہ ممکن ہے کہ ہو جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، آنریبل قاضی صاحب، قاضی اسد صاحب کہ کتنے دنوں میں ہو جائے گا؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، اس میں Exactly funding detail میرے پاس اس وقت موجود نہیں ہے، اگر کسی Specific library کا یہ پوچھنا چاہتے ہیں لیکن یہ میں سچائی سے کہہ رہا ہوں کہ Seriously ان پر کام ہو رہا ہے اور ہمارا Plan ہے کہ تمام ضلعوں میں لائبریریاں بنائی جائیں گی۔

جناب سپیکر: جون تک ہو جائیں گی؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: نہیں سر، جون میں ختم تو نہیں ہو سکتیں، یہ تو آپ کو پتہ ہے کہ کالج بھی شروع کرتے ہیں تو اس میں بھی تین چار سال لگ جاتے ہیں، لہذا ہمارے اے ڈی پی کی جو سکیمز ہیں، اس میں پڑ چکی ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ ضرورت کے مطابق ان کو ہم فنڈنگ کرتے رہیں گے۔

جناب سپیکر: جی۔

میاں نثار گل کاکاخیل: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے ایک وضاحت کرانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل کاکاخیل: سر، بات یہ ہے کہ ہمارا تو پی سی ون بھی موجود تھا، اس کیلئے سائٹ سلیکشن بھی ہو گئی تھی، سارا کچھ ہو رہا تھا، ٹینڈر کا پراسس چل رہا تھا تو پھر ادھر سے وہ آگیا کہ اس کو دوسرے ضلع میں شفٹ کیا گیا تو میں منسٹر صاحب سے یہ وضاحت حاصل کرنا چاہتا ہوں کہ جب پی سی ون ہو گیا تھا، سارا کچھ ہو گیا تھا، اے ڈی پی میں بھی یہ چیز موجود تھی اور وہ دوسرے ضلع میں چلی گئی تو ہمیں بھی وضاحت کر دی جائے کہ کرک کیلئے کب یہ کریں گے، ذرا یہ بتادیں؟

ملک قاسم خان خٹک: جناب والا!

جناب سپیکر: جی، ملک قاسم خان صاحب تاسو۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: بس میاں صاحب چه کومه خبره اوکړه۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس چه ستاسو توله برابر ده۔

ملک قاسم خان خٹک: ما دغه خبره کوله چه زمونږ د کرک هر څه بالکل تیار وو او کال مو اوشو وائی چه کار پرے شروع کیږی خو اوسه پورے پته اونه لګیده نو د دے مطلب دا دے چه د مسنټر صاحب دا سوچ دے چه Next government کښے به دا کیږی څکه چه درے څلور کاله خو دوئ اووئیل۔

Mr. Speaker: Qazi Asad Sahib, honourable Minister for Higher Eucation.

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر! ابھی کرک کے حوالے میاں نثار گل صاحب جو فرما رہے تھے، اس کی Exact ڈیٹیل میرے پاس نہیں ہے، میں انشاء اللہ تعالیٰ ان کو اس کے بارے میں بتادونگا اور سر، میں نے جیسے کمٹمنٹ کر دیا ہے کہ ہمارا چونکہ Plan ہے کہ اس صوبے کے سارے اضلاع میں ایک ایک پبلک لائبریری ہو تو انشاء اللہ اس میں کرک کو ہم Priority پہ شامل کریں گے۔

جناب سپیکر: اتنے اچھے کوئسچنز لائے ہیں اور مفتی صاحب غائب ہیں۔ ڈیپارٹمنٹ نے اس پر اتنی محنت کی ہے۔ جی، محمد زمین خان صاحب کوئسچن نمبر جی، کوئسچن نمبر؟

جناب محمد زمین خان: جی، ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر، دا کوئسچن نمبر دے، 73 دے جی۔

جناب سپیکر: جی۔

* 73۔ جناب محمد زمین خان: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا ضلع لوئر دیر کے دور دراز علاقوں میں مکتب پرائمری سکولز (GMPS) موجود ہیں، مذکورہ سکولوں میں کئی جگہ کمرے بھی تعمیر کئے جاچکے ہیں;

(ب) آیا کئی مکتب پرائمری سکولوں میں بچوں کی تعداد ستر (70) سے زیادہ ہے;

(ج) آیا حکومت مذکورہ سکولوں کو جن میں بچوں کی تعداد زیادہ ہے، پرائمری سکول بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم):</u> (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں، تفصیل درج ذیل ہے:

S.No	Code	School Name	Union Council	Enro
01	27433	GMPS Kandawano	Toormang	146
02	27468	GMPS Wali Banda	Shali Alam	118
03	15414	GMPS Wara Banda	Timergara	114
04	14771	GMPS Aghirala Maskini	Maskini	112
05	14802	GMPS Korai Gudar	Munda	111
06	17400	GPMS Bala Banda	Khali	110
07	17450	GMPS Sadbar Abad	Shali Alam	109
08	15319	GMPS Bari Kaw	Badwan	107
09	15353	GMPS Kargha	Bishigram	106
10	15369	GMPS Kulal Dheri	Bishigram	98
11	15386	GMPS Osakai Payan	Kotigram	98
12	29849	GMPS Attak Khonako	Nora Khel	97
13	27402	GMPS Bazar Shali Alam	Shali Alam	96
14	29867	GMPS Adai	Shali Alam	93
15	15315	GMPS Bakana	Rabat	90
16	17401	GMPS Bar Patal	Toormang	89
17	15415	GMPS Warsakay Sharqi	Bishigram	82
18	15330	GMPS Dewali (P)	Shahi Khel	80
19	15331	GMPS Drub	Nora Khel	79
20	15323	GMPS Cham Bandagai	Banadagai	77
21	15392	GMPS Pula	Zaimdara	77
22	27445	GMPS Mano	Shali Alam	76
23	15402	GMPS Sharghasho	Balambat	75
24	15404	GMPS Slikh Abad	Haya Serai	75
25	14793	GMPS Jababgai Drangal	Drangal	74
26	15314	GMPS Bababkray	Rabat	74
27	27469	GMPS Watati	Toormang	74

28	14778	GMPS Bosta Maskini	Maskini	73
29	14783	GMPS Dhal Bala	Maskini	72
30	14775	GMPS Bandai Shah Payn	Kmabat	70
31	15368	GMPS Krap Kattan	Dushkri	70
32	15395	GMPS S. Shah Khanpur	Khanpur	70
33	27457	GMPS Sar Moubo	Shali Alam	70

(ج) مالی وسائل کی دستیابی پر حکومت ان مکتب سکولوں کو باقاعدہ پرائمری سکول بنانے کا ادارہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر: سپلیمنټری سوال شته؟

جناب محمد زمین خان: سپلیمنټری خو پکښے نشته، دا جواب دوئ ما ته مکمل را کړے دے خو زما چه کوم گزارش دے چه یره دا سکولونه، که دا جواب اوګورو نو په دیکښے چه کوم تعداد دے، په سکولونو کښے د ماشومانو تعداد پکښے 112، 114، 146 پورے دے خو دا سکولونه ډیر د پخوا نه مکتب چلیږی او ماشومان غریبانان کله په غرمو ناست وی، کله په باران کښے، په واورو او په دغه کښے ورته څه مشکلات وی نو ما له د 'کمپلیټ' جواب را کړی چه یره دا په دے اے ډی پی کښے شاملیږی، شامل به شی او که نه شی څکه چه دوئ دا منی چه دا ډیر د پخوا نه چه کوم دے مکتب سکولونه جوړیږی۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل منسٹر صاحب، سردار بابک صاحب۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): شکریه سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: د سوال نه خو مطمئن دے خو نور دغه غواړی۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جی بالکل۔ دا زمین خان چه کومه خبره کوی، ما مخکښے هم ذکر اوکړو چه زمونږ په صوبه کښے ماشاء الله آبادی چه ده، د هغے تناسب ډیر په رفتار باندے روان دے او بیا سپیکر صاحب، ستاسو په وساطت سره او د ټول هاؤس په وساطت سره، صدر صاحب چه کوم دے، صدر مملکت زداری صاحب زمونږ د صوبے سره وعده هم کړے ده چه ایک هزار پرائمری سکولونه مونږ ستاسو صوبے ته ورکوؤ، بهرحال امید مونږ لرو که هغه وعده ایفاء شوه او زمونږه صوبے له ئے هغه ایک هزار سکولونه را کړل نو تر ډیر حده پورے به زمونږ په صوبه کښے هغه مسئله چه ده، هغه به حل شی۔ سپیکر

صاحب، تاسو ته به هم زمونږ دا درخواست وی چه په دے باندے مونږ لږ دغه راولو، که هغه سکولونه زمونږ منظور شو نو زمونږ به ډیره مسئله اسانه شی جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> انشاءاللہ جی۔ جی،جناب آنریبل،زمین خانAgain ، بل کوئسچن۔

<u>جناب محمد زمین خان:</u> ډیره مهربانی۔ سر، په دے شته کوئسچن کښے زهٔ یو گزارش کومه۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> 'کوئسچنز آور' په ختمیدو دے جی۔

<u>جناب محمد زمین خان:</u> دوئ چونکه په ډیویلپمنټل سائډ باندے خبره اوکړه چه پریذیډنټ صاحب به د یو پیکج اعلان کوی۔ زما دا یو جز چه کوم دے نو په دیکښے باقاعده ما لیکلی دی چه "*آیا ضلع لوئر دیر کے دور دراز علاقوں میں مکتب پرائمری سکولز موجود ہیں، مذکورہ سکولوں میں کئی جگہ کمرے بھی تعمیر کئے جاچکے ہیں؟*" کمرے هم پکښے شته جی، د دغه ضرورت پکښے نشته، د بلډنګ ضرورت نشته خو صرف دے لره Status ورکول دی، استاد هم پکښے دے خو دے لره هغه Status ورکول پکار دی د پرائمری سکول، نو چه صرف هغه Status ورته ملاؤ شی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی،جناب بابک صاحب۔

<u>وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم:</u> سپیکر صاحب، مکتب سکولونه چه دی، دا د مخکښے نه یا خو به زمونږ په کلو کښے په جماتونو کښے هغه سکولونه وی او یا زیات نه زیات به ورته په تیر وختونو کښے د ایم این ایز د فنډ نه یا د سینیټرز د فنډ نه او یا داسے نور پراجیکټونه به راغلل، یو کمره یا دوه کمرے به جوړے شوے۔ مونږ لګیا یو چه په صوبه کښے مونږ سره که سټرکچر موجود وی، په هغے سکولونو باندے زمونږ کار روان دے چه هغے ته مونږ Status ورکړو د پرائمری سکول، په هغے باندے زمونږ کار روان دے خو هغه تعداد ډیر Nominal دے، هغه ډیر زیات لږ دے جی۔ بهرحال په هغے باندے مونږه کار روان کړے دے او هغے له مونږه Status ورکوؤ جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> دا ورکوی۔ شکریه۔زمین خان صاحب Again ، کوئسچن نمبر؟

جناب محمد زمین خان: سوال نمبر 74۔

جناب سپیکر: جی۔

* 74۔ جناب محمد زمین خان: کیاوزیرابتدائی وثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیاسالانہ ترقیاتی پروگرام برائے سال 06-2005 میں ایم این اے، سینیٹرز اور ایم پی اے کے تعاون سے Incomplete units کے نام سے سکولز تعمیر کئے گئے تھے؛

(ب) آیامذکورہ سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت سکولز مکمل ہو چکے ہیں جس کیلئے محکمہ تعلیم ضلع لوئر دیر نے سکولوں میں اساتذہ وغیرہ آسامیوں کی منظوری کیلئے PC-IV کے کاغذات ڈائریکٹر پرائمری ایجوکیشن کو کافی عرصہ پہلے ارسال کئے ہیں لیکن اس پر تاحال عملدرآمد نہیں ہوا؛

(ج) حکومت کب تک مذکورہ سکولوں کیلئے پوسٹیں Sanction کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) EDO (E&SE) دیرلوئر کے مطابق اس سکیم کے تحت صرف تین سکول مکمل ہوئے:

1۔ جی ایم پی ایس ںکانہ۔

2۔ جی ایم پی ایس گجر کلے۔

3۔ جی ایم پی ایس میسلور۔

جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

جی ایم پی ایس ںکانہ کا کیس پوسٹوں کی منظوری کیلئے بمورخہ 22-01-2011 حکومت کو بھیجا گیا ہے۔

جی ایم پی ایس گجر کلے کا کیس مورخہ 20-05-2010 کو پوسٹوں کی منظوری کیلئے حکومت کو بھیجا گیا ہے مگر 18-10-2010 کو ایس او (بجٹ) نے اعتراضات لگا کر واپس کیا۔ ای ڈی او دیر لوئر نے اعتراضات دور کر کے 19-02-2011 کو ڈائریکٹریٹ ابتدائی وثانوی تعلیم بھیجے اور ڈائریکٹریٹ نے مورخہ 25-2-2011 کو دوبارہ حکومت کو بھیجا جس پر مزید کارروائی کی جارہی ہے۔

جی ایم پی ایس میسلور کا کیس مورخہ 12-01-2011 کو محکمہ خزانہ بھیجا گیا جس پر محکمہ خزانہ نے اعتراضات لگا کر مورخہ 01-03-2011 کو واپس بھیجا۔ اعتراضات دور کرنے کیلئے ڈائریکٹریٹ نے مورخہ 11-3-2011 کو دوبارہ ای ڈی او دیر لوئر کو بھیجا ہے۔

(ج) حکومت مذکورہ سکولوں کیلئے پوسٹیں منظور کرنے کا جلد از جلد ارادہ رکھتی ہے۔

Mr.Speaker: Any supplementary?

جناب محمد زمین خان: جی۔ پہ دیکبنے ھم زما چہ کومے کوئسچنے دی، دا ٹول جزیات دوئ منلی دی، صرف دا دہ چہ یرہ دا کوم دوئ منلی دی نو پکار دہ چہ دا Expedite کڑی او دا پوسٹونہ ما لہ راکڑی۔ دوئ وائی چہ او دا ہر څہ شوی دی۔ د ھغہ ځائے پی سی ون تیار دے، دغہ راغلی دی، ایس این ایز دلتہ راغلی دی خو یرہ چہ دیکبنے دا پوسٹونہ Sanction شی جی۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل منسٹر صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: مہربانی جی۔ سپیکر صاحب، بالکل جی دا چہ کوم سکولونہ دی، مسئلہ دا شوے وہ جی چہ پہ تیرو وختونو کبنے د دے سکیمونو د Approval د پارہ چہ کوم AA بہ ایشو کیدو او یا چہ کوم نور Documentation وو، فنانس تہ پہ ھغے کبنے لږے ډیرے مسئلے دی نو مونږہ ورسرہ میټنګ کړے دے، څنګہ چہ دوئ ذکر اوکړو، دا چہ کوم سکولونہ دی، د ھغے Documentation papers work مونږہ برابرؤ او انشاء اللہ زر تر زرہ بہ مونږہ ھغہ سکولونہ چہ دی، ھغہ بہ مونږہ Sanction کړو جی۔

جناب سپیکر: مفتی سید جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر: سوال نمبر جی؟

مفتی سید جانان: سوال نمبر 140 جی۔

جناب سپیکر: جی۔

* 140۔ مفتی سید جانان: کیا وزیر خوراک ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ آٹا اور دیگر اشیاء خورد نوش کی ترسیل وغیرہ کیلئے لوگوں کو پرمٹ جاری کرتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ پرمٹوں میں بعض پرمٹ ایسے لوگوں کو جاری کئے گئے ہیں جو کہ حقیقی ڈیلرز نہیں تھے، نیز مذکورہ پرمٹ کس طریقہ کار، کن شرائط، قواعد و ضوابط کے تحت جاری کئے گئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے;

(ii) 2008ء سے تاحال جن لوگوں کو پرمٹ جاری کئے گئے ہیں، ان کی ضلع وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب محمد شجاع خان (وزیر خوراک)</u>: (الف) محکمہ خوراک اس قسم کا کوئی پرمٹ جاری نہیں کرتا البتہ ماضی میں ملک میں بالعموم اور صوبہ میں بالخصوص گندم، آٹا اور چینی کی کمی، گرانی اور پنجاب سے آٹے کی بین الصوبائی نقل و حمل پر پابندی کی وجہ سے پنجاب سے آٹے کی ترسیل اور کراچی سے ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان کے ذریعے درآمد شدہ چینی کی ترسیل کے سرکاری سطح پر انتظامات کئے گئے تھے جس کے تحت صوبہ خیبر پختونخوا کے ضلعی رابطہ آفیسروں نے ڈیلروں کا تقرر کیا۔

(ب) (i) مقرر شدہ طریقہ کار کی کاپیاں ملاحظہ کی گئیں۔

(ii) سال 2008ء اور 2009ء میں ضلعی انتظامیہ کے ذریعے مقرر شدہ ڈیلروں کی فہرست ایوان کو فراہم کر دی گئی جبکہ سال 2010ء میں آٹے کا کوئی بحران نہیں تھا۔

2009ء میں مقامی شوگر ملوں اور 2010ء میں ٹریڈنگ کارپوریشن کراچی سے ضلعی انتظامیہ کے مقرر کردہ ڈیلروں کی فہرست بھی ایوان کو فراہم کر دی گئی۔

<u>جناب سپیکر</u>: سپلیمنٹری سوال پکښے شته؟

<u>مفتی سید جانان</u>: سپلیمنټری سوال جی، ما په (ب) جز کښے لیکلی دی "اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ پرمٹوں میں بعض پرمٹ ایسے لوگوں کو جاری کئے گئے ہیں جو حقیقی ڈیلرز نہیں تھے، نیز مذکورہ پرمٹ کس طریقہ کار، کن شرائط، قواعد و ضوابط کے تحت جاری کئے گئے ہیں؟" زۂ جی دا خبره کوم، دغه لسټ کښے په هنگو کښے جی، د نورے صوبے خو ما ته پته نشته، هنگو کښے جی دا سے پرمټونه ایشو شوی دی چه د هغه خلقو نه دکان شته او نه د هغوی کاروبار شته، مطلب دا دے هسے خلقو ته پرمټے جاری کړلے شوی دی۔ د دے خبرے وضاحت د راته اوکړی جی۔

<u>Mr. Speaker</u>: Ji, honorable Minister for Food.

<u>جناب محمد شجاع خان (وزیر خوراک)</u>: جناب-----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: او د ریږئ ، ایک منٹ۔ ذرا نگہت بی بی بھی، جی نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، جو سوال اٹھایا گیا ہے، یہ نہ صرف ایک ضلع کا معاملہ ہے بلکہ یہ پورے صوبے کا معاملہ ہے کہ بعض ایسے لوگ ہیں جن کے پاس اپنی کوئی 'شاپس' یا اپنی کوئی بھی ایسی جگہ نہیں ہوتی کہ جہاں پر جو ہے کاروبار کو وہ Show کر سکے کہ ہم یہ کاروبار کریں لیکن تمام صوبے میں، ایک ضلع کی بات نہیں ہے پورے صوبے میں جو ہے یہ تمام پرمٹ ایشو ہوئے ہیں تو کیا اس کا کوئی Criteria ہے؟ اس کی منسٹر صاحب وضاحت کریں۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل شازی خان صاحب، فوڈ منسٹر، پلیز۔

وزیر خوراک: جس طرح جواب میں بتایا گیا ہے کہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ کوئی پرمٹ ایشو نہیں کرتا۔ یہ Crisis جب آیا، جب آٹے کا Crisis تھا تو مفتی جانان صاحب نے یہ کوئسچن اس وقت اس ہاؤس میں کیا، یہ کمیٹی کو ریفر ہوا اور اس کمیٹی میں یہ موجود تھے۔ ایک سال تک اس کمیٹی میں وہ ساری ڈیٹیلز پیش ہوئیں، اس کے بعد جب یہ Satisfy ہوئے تو تب اس کی پروسیڈنگز ختم ہوئی۔ طریقہ کار اس کا اس طرح سے ہے کہ جب بھی فوڈ ڈیپارٹمنٹ کو کسی ڈیلر کی ضرورت ہوتی ہے تو ہم ڈی سی او اور کمشنر کو لکھتے ہیں اور وہ ہمیں نام وہاں سے بھجوا دیتے ہیں کہ ہمارے ضلع میں یہ یہ آدمی کام کرنے والے ہیں، ایسے کام والے تو یہ کوئسچن پہلے ایک سال تک، مفتی جانان صاحب اس کمیٹی کے خود ممبر تھے جس میں یہ پیش ہوا۔

جناب سپیکر: مفتی سید جانان صاحب!

مفتی سید جانان: دا جی دا سے خبرہ نہ دہ، لکہ منسٹر صاحب جس طرح فرما رہے ہیں، اسی طرح نہیں ہے جی، کمیٹی میں سوال ابھی تک آیا نہیں ہے، اگر ہے، کمیٹی تو دور نہیں وہ ریکارڈ منگوائیں؟ مجھے بتائیں اگر ریکارڈ صحیح ہے تو بالکل میں Withdraw ہو جاؤنگا۔ یہ ایسی بات نہیں تھی۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر خوراک: جناب سپیکر صاحب! یہ اس۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ سوال تو شاید نہیں آیا تھا لیکن ایشو آیا تھا کمیٹی میں۔

وزیر خوراک: اسی ایشو پر جی، مفتی جانان صاحب کے،ان کے ڈی سی او کو یہاں بلایا گیا،مردان کے ڈی سی او کو بلایا گیا، جن جن لوگوں کا جو پرابلم تھا،وہ ساری چیزیں کمیٹی میں ڈسکس ہوئی ہیں،اس سال کی ساری ڈیٹیلز جو ہیں،وہ کمیٹی میں ڈسکس ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر: ابھی۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی، مفتی صاحب۔

مفتی سید جانان: یہ ان کا اشفاق بنگش صاحب نام تھا،انہوں نے تقریباً دوہزار کے لگ بھگ چینی کے جو تروڑے تھے وہ،ابھی تک اس کا پتہ نہیں چلا ہے۔ سکندر عرفان صاحب ہمارے کمیٹی کے چیئر مین ہیں اور ان کے سامنے،ایک سال پورا ہونے والا ہے لیکن ابھی تک اس کی انکوائری رپورٹ نہیں آئی ہے۔وہ آدمی ریٹائرمنٹ پر چلا گیا ہے اور ابھی تک اس کا کوئی پتہ نہیں چلا ہے۔

جناب سپیکر: ایک منٹ،ایک منٹ۔ سکندر عرفان صاحب!کیا پوزیشن ہے،چیئرمین صاحب۔

جناب سکندر عرفان: مهربانی سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، څنګه چه مفتی صاحب اووئیل، دا خبره ډسکس شوے وه په کمیټئ کښے خو دے باره کښے بیا په بل میټنګ کښے د دے ډیټیل څه راغلے وو او پوره ډیټیلز خو نه وو خو کافی حده پورے ډیټیلز راغلی وو او مفتی صاحب سره ډسکس شوی وو۔

جناب سپیکر: او څه Decision، تهٔ نه وے تلے ؟

جناب سکندر عرفان: نه هغے کښے داسے څه خبره نه وه چه په هغے کښے مونږه داسے څه Decision اغستے وے۔

Mr. Speaker: Ji, next Question, Mufti Sahib.

مفتی سید جانان: تاسو جی دا پیج راواړوئ، زهٔ دا تپوس کوم چه آیا دا صحیح ډیلرانو ته ملاؤ دی جی؟ دا هنګو راواړوئ، تین نمبر باندے دا دے حاجی وزیر بادشاه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا کوم ځائے کښے دے ؟

مفتی سید جانان: دا فہرست جی چه کوم لګیدلے دے، فہرست دریم نمبر، څلورم نمبر پانړه ده جی، ما سره شته، ما سره شته دے جی۔ هری پور جی، بیا ورپسے هنګو دے، بنوں ورپسے دریم نمبر کښے جی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کیا کہتے ہیں، اس بارے میں کلیئر بتادیں، آپ کی کیا وہ ہے، جواب کیا ہے؟

وزیر خوراک: فوڈ ڈیپارٹمنٹ کا یہ جواب نہیں ہے کہ وہ کسی کو پرمٹ ایشو کرے۔ جب Crisis تھا تو ہم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ڈی سی او کا کام ہے؟

وزیر خوراک: ڈی سی او کو خط لکھا، انہوں نے لسٹ بھجوائی، وہ لسٹ ہم نے پنجاب گورنمنٹ کو بھجوادی کہ اس پہ ہے اور پھر یہ بات، جس سال کی یہ بات کر رہے ہیں کیونکہ یہ ایک سال صرف جب Food crisis تھا تو اس میں یہ کام ہوا، یہ پوری ڈیٹیل ان کو، اس کمیٹی کی میٹنگ میں مہیا کی گئی ہے مفتی صاحب کو۔

مفتی سید جانان: کس نے Issue کیا ہوا ہے یا یہاں پشاور سے Issue ہوا ہے؟ دا جی کمیټئ ته واستوئ جی نو پته به اولګی او صحیح پوزیشن به واضح شی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question asked by the honorable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee.

عبدالاکبر خان! آپ کی پارٹی کی وہ چیز Defeat ہو گئی کیونکہ آپ لوگ Serious نہیں بیٹھے ہیں اور اچھا ہوا کہ آپ لوگوں کو تھوڑا سا سبق مل گیا۔ جی، Again مفتی سید جانان صاحب۔ جی، سید جانان صاحب، Again۔

مفتی سید جانان: دا 147 جی۔

جناب سپیکر: جی۔

* 147۔ مفتی سید جانان: کیا وزیر خوراک از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ خیبر پختونخوا میں قصاب حکومت کے مقرر / منظور شدہ نرخ کے مطابق گوشت فروخت کرتے ہیں؛

(ب) پورے صوبہ کیلئے گوشت کی قیمت یکساں مقرر کی جاتی ہیں یا اضلاع کی سطح پر مقرر کی جاتی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو چھوٹے اور بڑے جانوروں کے گوشت کی قیمت کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب محمد شجاع خان (وزیر خوراک):</u> (الف) صوبہ بھر کے مختلف اضلاع میں ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن افسران متعلقہ پرائس ریویو کمیٹی کے مشورہ سے گوشت کے نرخ مقرر کرتے ہیں اور اس پر عملدرآمد کی کوشش کی جاتی ہے، اگر مقرر نرخ پر کوئی قصاب گوشت فروخت نہ کرے تو یہ مقامی انتظامیہ کی ذمہ داری ہے کہ اس کے خلاف متعلقہ قانون کے مطابق کارروائی کرے۔

(ب) نہیں، گوشت کی قیمت صوبے کی سطح پر مقرر نہیں کی جاتی بلکہ ضلع سطح پر ہر ضلع کی مقامی پرائس ریویو کمیٹی چھوٹے اور بڑے جانوروں کے گوشت کے فی کلو نرخ مقامی حالات کے مطابق مقرر کرتی ہے جو یکساں نہیں ہوتا۔

(ج) چھوٹے اور بڑے جانوروں کے گوشت کی مقرر کردہ قیمت کی تفصیل درج ذیل ہے:

گوشت کی ضلعی سطح پر مقرر کردہ نرخوں کی تفصیل

نمبر شمار	ضلع کا نام	فی کلو قیمت بڑا گوشت	فی کلو قیمت چھوٹا گوشت
1	پشاور	170/-	270/-
2	چارسدہ	180/-	270/-
3	ہنگو	185/-	300/-
4	مردان	175/-	350/-
5	کوہاٹ	170/-	300/-
6	دیر لوئر	180/-	280/-
7	ڈی آئی خان	190/-	350/-
8	بنوں	200/-	300/-
9	ملاکنڈ	190/-	300/-

270/-	170/-	ایبٹ آباد	10
300/-	160/-	کرک	11
260/-	170/-	ہری پور	12
350/-	175/-	نوشہرہ	13
280/-	180/-	سوات	14
350/-	175/-	صوابی	15
300/-	180/-	دیراپر	16
250/-	165/-	مانسہرہ	17

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب،-----

جناب سپیکر: ما نه مو هغه اصلی استاد ساز کړو، بس زهٔ به اوس دغه-----

مفتی سید جانان: محترم سپیکر صاحب،-----

جناب سپیکر: جی۔

مفتی سید جانان: زهٔ جی په (ب) جز کښے دا تپوس کوم چه آیا دا کوم ریټ دوئ مونږ ته راکړے دے ضلع وائز، پشاور کا 170 بڑا گوشت اور 270 چھوٹا گوشت، آیا دا په دغه نرخونو باندے بازار کښے اوس هم خرڅیږی؟ زهٔ صرف دا تپوس کوم۔

جناب سپیکر: جی، وزیر صاحب-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: نہیں، یہ تو پورے ہاؤس کا کوئسچن ہے، میرا بھی کوئسچن ہے۔ (قہقہہ) میں بھی، میں بھی-----

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ سب بیٹھ جائیں، میں بھی پوچھنا چاہتا ہوں۔ کون ہے، آنریبل منسٹر صاحب۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: نه بس هم دا کوئسچن دے کنه، نور پکښے څه دی جی؟ د غوښے د قیمت تپوس کول دی۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: ملک صاحب! دا خو ہولو تہ پتہ دہ۔

(شور)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: د غوښے قیمت 550 روپئ دے 550 روپئ، چھوٹا گوشت جو ہے، وہ 550 روپے ہے۔

جناب سپیکر: وخت مہ ضائع کوئ چہ صحیح جواب ترے واخلو۔ جی، آنریبل منسٹر صاحب، منسٹر صاحب، پلیز۔ 850 پہ گوشت بک رہا ہے اور آپ کہتے ہیں کہ دو سو میں ہے۔

وزیر خوراک: سر! یہ جو ڈیٹیل دی گئی ہے، پرائس ریویو کمیٹی کا چیئرمین ڈی سی او ہوتا ہے اور اس میں جو نمائندے، اس میں وہاں پریس کے نمائندے بیٹھے ہوتے ہیں، Consumers بیٹھتے ہیں، وہ ریٹ مقرر کرتے ہیں اس میں اور اس میں جو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، اس ریٹ پہ وہ بک رہا ہے؟

وزیر خوراک: اور اس کے بعد جو ہے نا جی، یہ Responsibility دس ڈیپارٹمنٹس کی ہے جی، یہ نہیں ہے کہ صرف یہ اسی صوبے میں اس طرح ہو رہا ہے لیکن جب سے مجسٹریسی نظام ختم ہوا ہے، اس وقت کوئی دس ہزار کے قریب کیسز فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے تھانے میں پڑے ہوئے ہیں۔ جب سے مجسٹریسی نظام ختم ہوا ہے تو اس کے بعد یہ سارا پرابلم پورے ملک میں آیا ہے جی۔ یہ صرف اس صوبے میں نہیں ہے کہ اس صوبے میں ہے۔ اس سال جو جرمانہ وصول کیا گیا ہے، وہ پچھلے دس سالوں سے زیادہ جرمانہ وصول کیا گیا ہے اور گورنمنٹ پوری Efforts کر رہی ہے کہ وہ چیزیں نیچے لے آئے لیکن اس میں Major problem وہی مجسٹریسی نظام ہے۔

جناب سپیکر: نہیں منسٹر صاحب، آپ سارے ذرا بیٹھ جائیں جی کہ کون Responsible ہے؟

وزیر خوراک: ڈسٹرکٹ گورنمنٹ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ کہاں سے، کوئی۔۔۔۔۔

وزیر خوراک: وہ پرائس۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ کوئی دوسری دنیا کی مخلوق ہے یا آپ کی ہے؟

وزیر خوراک: اس کا، یعنی وہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹس کسی دوسرے ملک، وہ انڈیا کی ہیں یا آپ کی ہیں؟

وزیر خوراک: نہ جی، ڈسٹرکٹ گورنمنٹس کا اپنا ایک میکنزم ہے سر۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! میاں صاحب، تاسو لږ دا جواب کلیئر کړئ۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): یہ گوشت کے حوالے سے ہے نا۔ جناب سپیکر صاحب، رشتیا خبره دا ده چه فوډ منسټر صاحب کوم جواب ورکړو، هغه هم مناسب دے خو د ټولو نه اول خبره جی دا ده چه دوئ د غوښے خبره کوی او دا خبره زمونږ په دے صوبه کښے د ټولو نه زیاته پیچیده په دے ده چه د دے کوم سمګلنګ کیږی، د هغے سمګلنګ د پاره یوه جائزه لار کتلے شوے ده او هغه جائزه لار دا ده چه د مرکز د طرف نه د پینځویشتو زرو څارو د کال اجازت دے او دوئ په ورځ کښے پینځویشت زره اوړی او د بد بختئ نه هم هغه لسټونه او دا د نن نه ده، د ډیر پخوا نه هم دا سسټم راروان دے چه کاغذ یو وی، د هغے فوټو سټیټ چلیږی۔ مونږ اوس دا فیصله کړے ده چه فوټو سټیټ به نه چلیږی۔ مرکز سره مو باقاعده خط و کتابت کړے دے، په دے سلسله کښے وزیر اعلیٰ صاحب باقاعده انسټر کشنز ورکړی دی او دا مو ورته وئیلی دی چه تاسو د پینځویشت زرو چه کوم اجازت ورکوئ، هغه اوریجنل کاغذونه به تاسو زمونږ د صوبے سره شیئر کوئ او چه پینځویشت زره کاغذونو باندے څاروی پوره شی نو بیا د هغے نه پس د بل څاروی د اوړلو اجازت به نه وی، هغه چه په هر شکل کښے وی۔ دا یو داسے طریقه ده چه په هغے باندے امکان دے چه مطلب دا دے، دا حالات بنه شی۔ بل که چرته دوئ خامخا اوړی نو زمونږ د صوبے نه به ولے اوړی؟ مثال د مرکز نه اجازت دے، دا دومره غټه مسئله جوړه شوے ده زمونږ په دے صوبه کښے چه د دے فنډنګ چه کوم دے، د فنډ 'ریزنګ' د پاره دا شے استعمالیږی او دغه سمګلران د مخصوصو خلقو په لاس کښے لوبیږی او دا د هغه Militants په لاس کښے لوبیږی چه د هغوی د آواز نه خلق یریږی او دا پیسه چه ځی نو دا د هغوی سره شیئر کوی۔ مونږ د دے ټول نیټ ورک معلومات هم کړی دی، روک تهام مو هم کړے دے، که خدائے کړے خیر وی انشاء اللّٰه زمونږ چه دا کوم تجاویز دی او په دے عمل اوشی نو، ځکه چه دا کوم څیزونه ګران خرڅیږی، د هغے زیات تر، خاصکر د غوښے چه د قربانئ د پاره هم مونږ ته څاروی نه ملاویږی۔ داسے خو

نه ده چه دلته ځاروی شته نه، ځاروی شته خو د هغے سمګلنګ کیږی او سمګلنګ ئے داسے کیږی چه زمونږ پولیس سره د لارے اودریدو او د هغوی د ایساریدو څکه امکان نه وی چه هغه سره کاغذات په لاس کښے وی۔ په دے سلسله کښے ما د فوډ منسټر صاحب سره د دے غوښے نه علاوه یو څو شکایات وو چه ما دوئ ته وئیلی وو او چونکه آئی پی سی میټنګ له زهٔ تلے ووم، په هغے کښے دا خبره ډسکس شوے وه نو زهٔ د فوډ منسټر صاحب مشکور یم چه هغوی دلته خپل ډیپارټمنټ رااوغوښتو او هغوی ته مونږه انسټرکشننز ورکړل نو څه خبرے هغه دی او څه ورسره دا دی نو امکان دا دے سپیکر صاحب، چه زما ملګری به په دے مطمئن وی چه زمونږ د صوبے یو صورتحال دے، یو مشکل شته۔ زمونږ د ملک دا نظام او سسټم د نن نه دے، د پخوا نه دے په هغے کښے کمے او بیشے شته۔ مونږ کوشش کړے دے او د هغے د لرے کیدو امکانات موجود دی او زهٔ طمع او توقع لرم د خدائے نه هم او د خپلو اقداماتو په بنیاد باندے چه زر تر زره به دا کنټرول شی او دا ریټونه به خپل ځائے ته راشی۔ بل جی مجسټریسی نظام۔۔۔۔

جناب اکرم خان درانی(قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر!

وزیر اطلاعات: یو سیکنډ جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: بیا که تاسو غواړئ نو ډیټیل ډسکشن له به ئے ایډمټ کړو۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! دے سلسله کښے زهٔ یو عرض کوم جی۔

وزیر اطلاعات: درانی صاحب! یو سیکنډ جی، یو سیکنډ جی۔

جناب سپیکر: نه نوټس راکړئ، نوټس راکړه چه ډیټیل ډسکشن۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: سپیکر صاحب! یو سیکنډ جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: هن جی؟

وزیر اطلاعات: او د مجسټریسی نظام په حواله باندے چونکه رضا ربانی صاحب د انټر پراونشل کوآرډینیشن پخپله وزیر هم دے، هغه څلور واړه صوبے په اعتماد

کبنے اغستے دی، لړ د پنجاب او د سندھ نہ یو مسئلہ وہ۔ سندھ او پنجاب هم راضی شوی دی او اوس باضابطه طور مونږ ټول Agree شوی یو، هر څه تیار دی خو یو اجلاس به رضا ربانی صاحب راغواړی چه په هغے کبنے باضابطه طور اعلان اوکړی نو مونږ د مجسټریسی نظام د رائج کیدو پوره انتظامات کړی دی او زر تر زره به هغه رائج شی، که لږ ډیر کمے بیشے وی نو هغه به په هغے باندے کنټرول شی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، عبدالاکبر خان! تا څه۔۔۔۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: جناب سپیکر! دا د ډیټیل ډ سکشن د پاره منظور کړئ۔

<u>جناب سپیکر</u>: د ډیټیل ډ سکشن د پاره۔ Okay جی۔ یہ لکھ کے دے دیں، لیک کبنے تاسو راکړئ جی۔ مفتی صاحب! تاسو راکړئ، ستاسو سوال دے۔

<u>مفتی سید جانان</u>:جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر</u>: اودریږه جی، په کوئسچن باندے ډیبیټ نه کیږی، نوټس راکړئ جی نوټس۔ مفتی سید جانان صاحب، مفتی سید جانان صاحب Again، سوال نمبر جی۔

<u>مفتی سید جانان</u>: 149 جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی۔

* 149۔ <u>مفتی سید جانان</u>: کیا وزیر توانائی و برقیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ صوبے میں کام کر رہا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب مثبت میں ہو تو 2008ء سے تا حال محکمہ نے جو کام کئے ہیں، ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب رحیم داد خان {سینئیر وزیر (منصوبہ بندی، توانائی و برقیات)} (جواب وزیر اطلاعات نے پڑھا)</u>:

(الف) جی ہاں۔

(ب) محکمہ انرجی اور پاور صوبہ میں نومبر 2008ء سے کام کر رہا ہے۔ اپنے قیام سے لے کر آج تک محکمہ نے درج ذیل کام سرانجام دیئے ہیں:

(1) ملاکنڈ (III) ہائیڈرو پاور سٹیشن: 81 میگاواٹ سے بجلی کی پیداوار شروع ہو گئی ہے جس سے صوبے کو سالانہ 2 ارب روپے کی آمدنی ہو گی۔

(2) پیہور ہائیڈرو پاور سٹیشن: 18 میگاواٹ سے بھی بجلی کی پیداوار شروع ہو گئی ہے جس سے صوبے کو سالانہ 25 کروڑ روپے کی آمدنی ہو گی۔

(3) شیشی ہائیڈرو پاور سٹیشن (چترال): 1.87 میگاواٹ سے بھی بجلی کی پیداوار شروع ہو گئی ہے جس سے صوبے کو سالانہ 2 کروڑ روپے کی آمدنی ہو گی۔

(4) درال خوڑ (سوات): 36 میگاواٹ، رانولیا (کوہستان): 18 میگاواٹ اور مچھئی (مردان): 2.6 میگاواٹ پر تعمیراتی کام کا آغاز جلد ہو رہا ہے۔

(5) تین دوسرے ہائیڈل پراجیکٹس: کوٹو (دیر) 30 میگاواٹ، کروڑا (شانگلہ) 8 میگاواٹ اور جبوڑی (مانسہرہ) 8 میگاواٹ پر تعمیراتی کام کا آغاز جولائی 2010ء میں شروع ہونا تھا لیکن سیلاب کی وجہ سے یہ کام شروع نہیں ہو سکا۔ اب جولائی 2011ء سے ان منصوبوں کی تعمیر کا آغاز ہو گا۔

(6) مٹلتان ہائیڈرو پاور پراجیکٹ: 84 میگاواٹ پر کام پرائیویٹ سپانسر کی وجہ سے تعطل کا شکار تھا لیکن محکمہ کے بروقت فیصلہ کی وجہ سے یہ پراجیکٹ ان سے لے لیا گیا ہے اور اب اس کی تعمیر صوبائی حکومت اپنے وسائل سے خود سرانجام دے گی، اس کی کل تخمینہ لاگت 6 ارب روپے ہے۔

(7) لاوی ہائیڈرو پاور پراجیکٹ (چترال): 69 میگاواٹ کی فزیبیلٹی رپورٹ جو کہ واپڈا نے تیار کی تھی، صوبائی حکومت نے واپڈا سے بلا معاوضہ وصول کیا ہے اور اب منصوبے کو صوبائی حکومت خود تعمیر کریگی۔

(8) ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ حکومت خیبر پختونخوا صوبے میں واقع واپڈا کے 3700 میگاواٹ کے ہائیڈرو پاور سٹیشن سے Net Hydel Profit کی مد میں 6 ارب روپے وصول کرتی ہے جبکہ ملاکنڈ III جو کہ محکمہ انرجی اور پاور کا تعمیر کردہ ہے، صرف 81 میگاواٹ سے حکومت کو 2 ارب روپے کا منافع ہو رہا ہے جو اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ ہائیڈل سیکٹر صوبے کی معاشی ترقی میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔

(9) 50 میگاواٹ سے لے کر 350 میگاواٹ تک کے پراجیکٹ کی فزیبیلٹی سٹڈی کی جا رہی ہے اور اگلے تین یا چار سالوں میں اس پر کام مکمل ہو جائے گا۔

(10) پاور سیکٹر کے علاوہ صوبے کو اللہ تعالیٰ نے آئل اور گیس کے وسیع ذخائر سے نوازا ہے، ان وسائل سے فائدہ اٹھانے کیلئے محکمہ انرجی اور پاور نے حکومتی سطح پر آئل اور گیس کی تلاش کیلئے ایک کمپنی کے قیام کی تجویز دی ہے جسے صوبائی کابینہ نے منظور کر لی ہے۔

(11) اس سلسلے میں منصوبہ بندی کو حتمی شکل دینے کیلئے کنسلٹنٹ کی تعیناتی کا عمل بھی جاری ہے۔

جناب سپیکر: سپلیمنټری سوال پکښے شته جی؟

مفتی سید جانان: سپلیمنټری پکښے نشته جی، دا سوال ما د دے د پاره کړے وو او دا ډیره ښه خبره راغلے ده او په دے زهٔ ډیر خوشحاله یم چه ډیر زبردست کار شوے دے جی خو اخر کښے جی په دے 9 نمبر باندے دوئ مونږ ته لیکلی دی، 10 نمبر باندے چه "پاور سیکٹر کے علاوہ صوبے کو اللہ تعالیٰ نے آئل و گیس کے وسیع ذخائر سے نوازا ہے، ان وسائل سے فائدہ اٹھانے کیلئے محکمہ انرجی اور پاور نے حکومتی سطح پر آئل و گیس کی تلاش کیلئے ایک کمپنی کے قیام کی تجویز دی ہے جسے صوبائی کابینہ نے منظور کر لی ہے" زهٔ جی دے باره کښے دا عرض کول غواړم، خاصکر کرک او جنوبی اضلاع ته الله رب العالمین دا نعمت ورکړے دے جی خو درے کاله زمونږ د دغه سیکشن پوره شو، دیکښے خاصکر زمونږ د اپوزیشن چه څومره ملګری دی جی، مونږه نظر انداز کیږو، مونږه میاں صاحب ته ګیله کړے ده، مونږ ئے اوسه پورے نه یو میټنګ ته راغوښتی یو، زمونږ علاقه ده، د خلقو مسئلے دی، مونږ ته معلومے دی۔ زما حلقه کښے جی درے کوهیان دی، هغو درے کوهیانو باندے د خلقو د وړو وړو مسئلو د وجه نه اوسه پورے هغه کوهیان بند دی جی۔ خدائے د نه کړی چه داسے وخت راشی چه هغه کوهیان ناکاره شی د ډیر وخت تیریدو په وجه باندے، زهٔ دا ګزارش کوم چه تاسو ئے دغه اوکړئ چه دا زمونږ د علاقے خلق دی، مونږ د هغوی زبان پیژنو، مونږ د هغوی خبره پیژنو، مونږ د هغوی مسئلے پیژنو، مونږ ئے حل کولے شو او حکومت زمونږ سره زیاتے کوی۔ درے کاله زمونږ اوشو جی، مونږه نه راغواړی دغه مسئله کښے جی۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! دیکښے د جمعے په ورځ میټنګ دے په کوهاټ کښے، ما پرے پرون ټوله ورځ دلته تیره کړے ده، د ګیس افسران هم راغلی وو، ټول راغلی وو نو تاسو هم د کمشنر دفتر ته به د جمعے په ورځ باندے خامخا۔۔۔۔

مفتی سید جانان: زهٔ خو جی، دا خو تاسو ما ته وایئ جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: زهٔ درته وایم، تاسو۔۔۔۔

مفتی سید جانان: زما ایم این اے او زما ایم پی اے راغوښتلے شی نو ما ولے نه راغواړی جی؟

جناب سپیکر: جی میاں صاحب۔ اودریږه چه میاں صاحب سرکاری جواب درکړی۔ جی، میاں افتخار صاحب۔

وزیر اطلاعات: جی د مفتی جانان صاحب بالکل ټهیک وائی او د هغه ګله په سر سترګو، ما پخپله د دے خبرے نوټس واغستو چه کله ما میټنګ راااوغوښتو نو ما ورته اووئیل چه هغوی ولے نه دی راغوښتے شوی؟ وائی تاسو وئیلی نه وو۔ زما هغوی ته دا سټینډنګ آرډر دے چه د دے نه پس ته کله هم میټنګ وی نو مفتی جانان صاحب او د هغوی دا ټول ملګری، مونږ به دوئ هغه میټنګ ته راغواړو۔ د دے نه پس چه دوئ پکښے نه وی، هغه میټنګ به نه وی خو ګیله ئے وه او ګیله ئے ډیره ټهیک کړے ده ځکه چه دوئ نمائندګان دی او دا یو څو ځله مونږ میټنګ کړے دے او دا غفلت شوے دے، د هغے ما اعتراف هم کړے دے، دوئ نه ما بخښنه هم غوښتے ده او د آئنده د پاره قاسم صاحب دے، دوئ هم دا خبره کړے وه چه څوک هم دی، هغه ټول به مونږ راغواړو او دا ورته آرډر دے چه کله هم میټنګ وی نو دا ټول به راغواړی۔

جناب سپیکر: دا ډیره ضروری ده میاں صاحب، دا نثار ګل صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: خبره ختمه شوه جی۔

ملک قاسم خان خٹک: زما ډیره اهمه خبره ده جی۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

1۔ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ہر سال بجٹ میں نئے کالجوں کی تعمیر کیلئے رقم مختص کی جاتی ہے جبکہ نئے کالجوں کی تعمیر ضرورت کی بنیاد پر کی جاتی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع مانسہرہ میں شنکیاری بفہ اور بھیر کنڈ میں گرلز یا بوائز کالج کی ضرورت ہے جس کیلئے قابل عمل رپورٹ بھی بنائی گئی ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا مقامات پر گزشتہ تین سالوں سے کسی بھی کالج کی منظوری نہیں دی گئی؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مذکورہ مقامات میں سے کسی ایک ترجیحی مقام پر بوائز یا گرلز کالج کی کب تک تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

<u>قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم)</u>: (الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) درست ہے۔

(د) چونکہ سال رواں کیلئے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت وزیراعلیٰ صوبہ خیبر پختونخواہ کی ہدایات کی روشنی میں پندرہ کالجوں کی تعمیر کا منصوبہ پی سی ون میں شامل کیا جا چکا ہے اس لئے قابل عمل رپورٹ کی بنیاد پر مذکورہ بالا مقامات پر کالج کی تعمیر کے منصوبے پر اگلے سال کے ترقیاتی پروگرام میں غور کیا جائے گا۔

7۔ <u>مفتی کفایت اللہ</u>: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں سرکاری لائبریریاں صرف پشاور، ایبٹ آباد، مردان، بنوں، ڈیرہ اسماعیل خان، سوات اور صوابی کے اضلاع میں موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو باقیماندہ اٹھارہ اضلاع میں سرکاری لائبریریوں کے قیام کیلئے حکومت کے زیر غور کوئی ماسٹر پلان ہے، اگر ہے تو کب تک ان اضلاع میں لائبریریاں قائم کی جائیں گی، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم)</u>: (الف) جی ہاں۔

(ب) محکمہ ہائر ایجوکیشن، آرکائیوز و لائبریریز صوبے کے تمام اضلاع میں مرحلہ وار پبلک لائبریریز کے قیام کیلئے کوشاں ہے۔ سوال کے جواب (الف) میں بیان کی گئیں لائبریریوں کے علاوہ تیمرگرہ (ضلع دیر لوئر) اور ہری پور میں لائبریریاں زیر تکمیل ہیں جبکہ موجودہ مالی سال کے دوران چار اضلاع کوہاٹ، لکی مروت، مانسہرہ اور چترال میں پبلک لائبریریز کی تعمیر کیلئے اے ڈی پی میں فنڈز مختص کئے جا چکے ہیں۔ علاوہ ازیں صوبے کے باقی اضلاع میں بھی مرحلہ وار پبلک لائبریریز قائم کی جائیں گی۔

68۔ <u>مفتی کفایت اللہ</u>: کیا وزیر ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا ضلع مانسہرہ میں بوائز و گرلز سکولوں میں بعض آسامیاں خالی پڑی ہیں;
(ب) مذکورہ ضلع کے پرائمری، مڈل، ہائر سیکنڈری بوائز اور گرلز سکولوں کی تفصیل اور ان سکولوں میں کون کونسی آسامیاں کہاں کہاں خالی ہیں، صوبائی حلقے کے اعتبار سے ہر حلقے کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے;
(ج) حکومت نے عرصہ دراز سے خالی آسامیوں کو پر کرنے کیلئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں، نیز اس سلسلے میں ہونے والی خط و کتابت کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) درست ہے۔

(ب) خالی آسامیوں کی سکول وائز تفصیل ایوان میں پیش کی گئی۔

(ج) اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ موجودہ حکومت صوبہ بھر میں تمام تعلیمی داروں میں ٹیچنگ سٹاف کی کمی کو پورا کرنے کیلئے حتی الوسع کوشش کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں تمام EDOs (E&SE) کو صوبائی وزیر صاحب (ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن) وقتاً فوقتاً ہدایات دیتے رہتے ہیں کہ تمام خالی پوسٹوں کو جلد از جلد مشتہر کیا کریں تاکہ معصوم بچوں کا مستقبل تباہ نہ ہو جائے۔

موجودہ حکومت نے مورخہ 24-01-11 کو 138 ایس ای ٹیز کو BPS-17 ریگولر ہیڈ ماسٹرز میں ترقی دی ہے۔

چودہ پرنسپلز کو مورخہ 10-02-11 کو BPS-19 میں ترقی دی گئی ہے۔

132 ہیڈ ماسٹرز / ایس ایس کو BPS-18 میں ترقی دینے کیلئے مورخہ 28-02-11 کو PSB کی میٹنگ ہو چکی ہے اور عنقریب حکمنامہ جاری ہونے کی توقع ہے۔

ایس ای ٹی اساتذہ کی تقرری کیلئے پبلک سروس کمیشن خیبر پختونخوا کے ذریعے بھی انٹرویوز شروع ہیں اور انشاء اللہ ایس ای ٹی کی خالی آسامیاں پر ہو جائیں گی۔

ان کے علاوہ صوبہ بھر میں ضلعی سطح پر وقتاً فوقتاً اساتذہ کی تقرری ہوتی رہتی ہے۔ صوبہ بھر میں عنقریب انشاء اللہ خالی آسامیوں پر اساتذہ کی تعیناتی ہو جائے گی اور معصوم بچوں کا مستقبل تابناک ہو گا۔

30۔ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا محکمہ تعلیم ضلع مانسہرہ میں مختلف کیڈرز کی خالی آسامیوں پر تعیناتی کیلئے جنوری 2008ء کو اشتہار دیا تھا جبکہ مذکورہ آسامیوں کیلئے تحریری ٹیسٹ 21-02-2008 اور انٹرویو 24-02-2008 کو لیا گیا تھا؛

(ب) آیا تحریری ٹیسٹ انٹرویو کی بنیاد پر CT, DM, PET, PST کی تعیناتی ہو گئی تھی جبکہ AT, TT اور قاری پوسٹ پر کوئی تعیناتی نہیں ہو سکی؛

(ج) AT, TT اور قاری کے پوسٹوں پر تعیناتی کی تاریخ میں اتنی تاخیر کیوں ہوئی ہے جس کی وجہ سے طلباء وطالبات کا تعلیمی نقصان ہوا ہے؛

(د) AT, TT اور قاری پوسٹ کی کتنی آسامیاں (مردانہ وزنانہ) خالی پڑی ہیں اور مذکورہ خالی آسامیوں پر کب تک تعیناتی کا امکان ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم)</u>: (الف) محکمہ تعلیم ضلع مانسہرہ نے مختلف کیڈرز کی خالی آسامیوں پر تعیناتی کیلئے 30-08-08 کو اشتہار دیا تھا جن کیلئے تحریری امتحان 13-10-08 تا 16-10-08 لیا گیا اور انٹرویو 25-10-08 تا 28-10-08 لیا گیا۔

(ب) یہ درست ہے کہ تحریری ٹیسٹ / انٹرویو کی بنیاد پر CT, MD, PET, PST کی تعیناتی ہو گئی تھی جبکہ TT, AT اور قاری پوسٹ پر بھی تعیناتی جلد کر دی جائے گی۔

(ج) جواب جز(ب) میں دیا گیا ہے۔

(د) AT, TT اور قاری پوسٹ (مردانہ وزنانہ) مندرجہ ذیل تعداد میں خالی ہیں:

	TT	AT	قاری
مردانہ	14	12	01
زنانہ	09	14	08

مذکورہ خالی پوسٹوں پر تعیناتی جلد ہی کر دی جائے گی۔

اراکین کی رخصت

<u>جناب سپیکر</u>: ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں جن میں حاجی قلندر خان لودھی صاحب، جناب ڈاکٹر ذاکر اللہ صاحب، جناب سید مرید کاظم شاہ صاحب، وجیہہ الزمان صاحب، انور خان صاحب، ثناء اللہ خان میانخیل صاحب، شگفتہ ملک صاحبہ، شازیہ طہماس اور جناب مفتی کفایت اللہ

صاحب نے 22-03-2011 یعنی آج کیلئے رخصت طلب کی ہے تو Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

(شور)

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب سپیکر: معزز اراکین اسمبلی! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ حکومت وقتاً فوقتاً ملک میں مردم شماری کا انعقاد کرتی ہے جو کہ بعدازاں مختلف مراحل میں وسائل کی برابری کی سطح پر تقسیم اور عوام کو بہتر سہولیات کی فراہمی کے حوالے سے کارآمد و معاون ثابت ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں ڈائریکٹر جنرل مردم شماری کی طرف سے ایک مراسلہ اسمبلی سیکرٹریٹ کو موصول ہوا ہے جس میں مردم شماری و خانہ شماری کے ضمن میں تمام معزز ممبران اسمبلی کو حکومت کی طرف سے کئے گئے اقدامات اور ان کے ساتھ مشاورت کی غرض سے ایک بریفنگ کے انعقاد کی درخواست کی گئی تھی جو پہلے ہی آپ ممبران اسمبلی کو ارسال کی جاچکی ہے۔ آپ تمام معزز اراکین کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مورخہ 24 مارچ 2011ء کو صبح دس بجے صوبائی اسمبلی کے پرانے ہال میں بریفنگ کا انعقاد کیا جائے گا، لہذا گزارش ہے کہ اسمبلی اجلاس کے پیش نظر آپ تمام ممبران اسمبلی مقررہ وقت پر یعنی صبح سویرے، دس بجے سویرے نہیں ہوتا، کافی لیٹ ہوتا ہے لیکن دس بجے ضرور آئیں، بریفنگ میں اپنی شرکت کو یقینی بنائیں تاکہ اسمبلی اجلاس گیارہ بجے تک شروع کیا جاسکے۔

(شور)

جناب سپیکر: دا جی، دا دے Census بریفنگ له به خامخا راځئ، دا دے صوبے مفاد کبنبے دے او دا ډیر ضروری دے۔

(شور)

دعائے مغفرت

جناب سپیکر: یہ مفتی صاحب، مفتی جانان صاحب! یہ سوات کے رشاد خان کی طرف سے اور فضل اللہ صاحب، جناب آنریبل فضل اللہ صاحب کی طرف سے دعا کیلئے درخواست آئی ہے کہ کوئٹہ کی کان میں ہلاک شدہ افراد میں چالیس کا تعلق شانگلہ سے ہے اور سوات سے ہے، ٹوٹل سوات سے ہیں، ان کیلئے

مغفرت کی دعا بھی آپ پڑھیں اور ہمارے معزز رکن غلام محمد صاحب، غلام محمد صاحب کی والدہ فوت ہو چکی ہیں تو ان کیلئے بھی دعائے مغفرت فرمائیں۔ جناب مفتی جانان صاحب۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کیلئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب عبدالاکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر۔

الحاج حبیب الرحمان تنولی: جناب سپیکر۔

(شور)

جناب سپیکر: حبیب الرحمان تنولی صاحب۔

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب محمد رشاد خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: اودریږه چه ایجنډا ختمه شی کنه. ستاسو پوائنټ آف آرډر خو یو هم پوائنټ آف آرډر نه جوړیږی خو یو ایشو وی، تاسو پرے خبرے کول غواړئ خو چه وخت وی نو بیا به هغه، چه ایجنډا ختمه شی۔

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: اودریږه بی بی، دا دوه آئتمه دی چه دا اوشی۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: تنولی صاحب۔

الحاج حبیب الرحمان تنولی: جناب سپیکر، میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان میں تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں کہ مورخہ 24-02-11 بوقت ساڑھے نو بجے میں نے ڈاکٹر احسان ترابی، پراونشل کوآرڈینیٹر برائے نیشنل پروگرام برائے خاندانی منصوبہ بندی محکمہ صحت کو فون نمبر 03009392552 پر فون کیا کہ میرے حلقے میں ایک یونٹ ایل ایچ ایس ڈرائیور کی عدم موجودگی کی وجہ سے کام نہیں کرتا اور پبلک کو Suffer کرنا پڑتا ہے اور ایک ڈرائیور جو ای ڈی او دفتر مانسہرہ سے Recommend ہوا ہے، اس کا آرڈر ہو۔ میں نے اپنا تعارف کرایا مگر موصوف نے انتہائی نااہلی کا ثبوت، مظاہرہ کرتے ہوئے کہا کہ میں نہ تو پبلک کا نوکر ہوں اور نہ ہی ایم پی اے کا اور فون بند کر دیا، یہ بات ریکارڈ پر موجود ہے اور میں کمیٹی میں

اس کا ریکارڈ پیش کر دونگا۔ موصوف کے اس طرز عمل سے میرا اور اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، میری گزارش ہے کہ میری تحریک کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میری درخواست ہے کہ معزز وزیر صاحب اس وقت موجود نہیں ہیں، اگر اس کو آپ پینڈنگ کر لیں۔۔۔۔۔

محترمہ شازیہ اورنگزیب خان: جناب سپیکر صاحب!

الحاج حبیب الرحمان تنولی: اس کو Put کریں جی، اس کو Put کریں۔

جناب سپیکر: دو معزز اراکین کھڑے ہیں، پہلے ان سے جی۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: معزز وزیر صاحب اس وقت ہاؤس میں موجود نہیں ہیں اور جواب۔۔۔۔۔

الحاج حبیب الرحمان تنولی: نہیں، Concerned Minister سے اس کا، بات یہ ہے کہ میری تحریک پر تو وہ اس وقت جواب دیں گے جب کمیٹی میں آئے گی تو میری گزارش یہ ہے کہ اس کو ہاؤس کو Put کریں جی۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی میاں صاحب! تاسو څه وایئ؟

(شور)

الحاج حبیب الرحمان تنولی: نہیں، جواب کی بات نہیں ہے جی، میں تو تحریک استحقاق کی بات کرتا ہوں۔ اس میں کیا جواب ہوتا ہے جی؟ اس کو Put up کریں جی۔

جناب سپیکر: نه اودریږه جی چه گورنمنټ څه جواب ورکړی، تاسو میاں صاحب څه؟ (مداخلت) نه دا خو څه خبره نه ده چه دا کال اټینشن او د اسمبلئ بزنس راشی او منسټر صاحب غیر حاضر وی۔

وزیر اطلاعات: دا سے ده جی، چه۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر کی پھر کب ایشورنس ہے کہ وہ آ کے ادھر بیٹھے گا؟

وزیر اطلاعات: چونکه فوډ منسټر صاحب ریکویسټ اوکړو خو هغوی منی نه، نو بنه خبره دا ده چه منسټر صاحب خو شته نه او که دوئ انتظار نه کوی نو استحقاق کمیټئ ته د لاړ شی او هغے کښے، مطلب دا دے چه معلومات اوشی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the privilege motion moved by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The privilege motion is referred to the concerned Committee.

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: ایک منٹ بی بی، ایک منٹ۔ آپ دیکھیں، ہاؤس کو چلانے کا ایک طریقہ ہوتا ہے، آپ تین سال سے ادھر بیٹھے ہیں، آپ لوگ ابھی تک طریقہ نہیں سیکھ چکے ہیں۔ یہ آپ کے رولز بنائے ہوئے ہیں، جب تک یہ اسمبلی بزنس ختم نہیں ہو گی، ان معزز اراکین کا حق ہے، میرا نہیں ہے، معزز اراکین کا ہے، پہلے ان کو نمٹانے دیں، انہوں نے بڑی محنت کی ہے، ڈیپارٹمنٹس نے جواب دیئے ہیں، پہلے ان کا حق ہے۔ جن معزز اراکین کا پینڈنگ بزنس ہے پہلے ان کا حق ہے بعد میں آپ کا بنتا ہے۔

Saqibullah Khan, to please move his privilege motion in the House.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، ستاسو په اجازت سره به یو دوه منټه اخلمه جی او ریکویسټ به دا وی ستاسو په وساطت سره او دے خپل ممبرانو ته به هم دا ریکویسټ اوکړم چه لږ ما ته د ټائم راکړی ځکه چه دا خبره ډیره ضروری ده۔ دا زمونږ په دے صوبے کښے د لاء اینډ آرډر یو مسئله چه جوړه ده، په هغے کښے د دے یو اهم کردار دے۔ جناب سپیکر صاحب، زما حلقه کښے څه سفید پوش دی، د هغوی خپل جائیداد دے جی، هغه ئے څه وخت یو این ایچ سی آر له او افغان ریفیوجیز له ورکړے وو د سکول جوړولو د پاره او هغے کښے سکول Establish شو او چه سکول Establish شو جی نو دا سړے په سعودی عرب کښے، بهر ملک کښے وو۔ 2001ء کښے چه هغه راغلو نو دوئ ورته اووئیل چه مونږ به تاسو ته تنخواه، دغه درکوؤ کرایه، هغه چه راغلو نو 2001ء پورے یو کس هم ورته کرایه نه وه ورکړے، هغه لاړو او ورته ئے اووئیل چه یره جی یا زمونږ کرایه راکړئ او چه کرایه نه شئ راکولے نو بیا رانه زمکه واخلئ او که زمکه نه شئ راکولے نو دا شے د دے ځائے نه اخوا کړئ۔ دا درے هغه اوکړل او په هغے باندے یو له به تلو او بل له به تلو او هغوی به ورته وئیل چه یره دا زمونږ کار نه دے، دهٔ له ورشه او دهٔ له ورشه خو چه کله نه سکول جوړ دے

نو هغه ته کرایه هم نه ده ملاؤ شوے ، نه ترے چا زمکه واغسته او نه هغه ته څه بله زمکه خالی شوه۔ سر، سیلابونه راغلل او په هغے کښے هغه سکول هم Damage شو، دوئ بیا خپلے هلے ځلے شروع کړے ، ما ته راغلل سر، ما Concerned کسانو سره خبرے اوکړے۔ دوئ یو ځائے ته او بل ځائے ته ټولو ته لاړل او هر چا ورته اووئیل چه زمونږ کار نه دے۔ یو این ایچ سی آر کښے یو کس وو او هغه ورته اووئیل چه دیکښے لږ غوندے تاسو خپله قبضه واخلئ، دا خو ستاسو خپل ځائے دے نو خپله به د هر چا کار پیدا شی۔ ما سر، د دهٔ فائل واغستو او ایس ایچ او صاحب څوکنو ته مے ټیلیفون اوکړو چه ایس ایچ او صاحب! دا د دوئ مسئله ده، دوئ درلیږم، سفید پوشه دی او دا حل کړئ۔ حل نه شوه جی، سبا باندے هغوی دغه خپل ګیټ مات کړو چه دا زمونږ ځائے دے ، نه کرایه تاسو د دومره کلونو راسے ، د شل دیرش کالو نه مونږه لګیا یو نه راکوئ۔ ایس ایچ او صاحب له مهاجر لاړل جی، هغه د هغوی په وینا باندے څلور دفعے په خپل جائیداد کښے په هغه کسانو باندے واغستے۔ خلق دا وائی چه پیسے ئے واغستے ، زهٔ دا نه وایم، د هغے وجه دا ده چه ما سره ثبوت نشته۔ As justice of peace چه کوم دے حکومت او ما ته زما خپل پریویلج د (e) 9 مطابق راکړے دے نو هغوی ته ما اووئیل چه څه انصاف اوکړئ۔ هغه کسانو ما ته بار بار دا وئیل چه سر، مونږ ته مسئله جوړوی لګیا دی او زمونږه په دهٔ باندے اعتبار نشته خو مونږه بیا هم اووئیل چه نه تهانړے ته لاړ شه، مونږه ټیلیفون کړے دے۔ هغوی لاړل خپل بی بی اے ئے اوکړو، بی بی اے ئے اوکړو چه مونږ باندے دا دغه دے ، دا زمونږه کاغذونه دی، دا زمونږه دے او سر، تاسو ته پته ده چه کورټ کله بی بی اے ورکوی او خاصکر په دغه څیزونو کښے نو هغه مخکښے ټول خپل جانچ پړتال کوی او بیا ډائریکشن د هغے سړی په دغه کوی نو Contempt خو پهلا خبره ده، دوئ بی بی اے چه اوکړو نو بیا ما تهانړے ته ټیلیفون اوکړو چه یره بی بی اے مو کړے دے ، هغه کسان درلیږو او مهربانی اوکړئ دا مسئله حل کړئ۔ سپیکر صاحب، چه ورغلل ورله نو ایس ایچ او صاحب هغه کسان اووهل او بنه ئے اووهل چه هغه د علاقے مشران دی، سپین ګیری دی، سفید پوشه خلق دی، په خپل جائیداد باندے ئے وهل اوخوړل نو ما ته راغلل او په ډکه حجره کښے ئے

ژړل، په ډکه حجره کښې ئې ژړل۔ بی بی اے شوے وه، زما هغوی ته دا هم مشوره وه چه لاړ شئ Contempt of court باندے۔ As the justice of peace هغه کاغذونه مونږ له تاسو سر، راکوئ، د دے ایوان ممبرانو له ورکوئ، دا گورنمنټ نوټیفیکیشنز چه دی، دا پریویلجز دی، د دے څه مطلب دے؟ مونږه د طالبانائزیشن خبره کوؤ، زما مشر میاں صاحب اوس هم خبره اوکړه چه دا پیسے ځی د طالبانائزیشن د پاره، نو چه د تهانړے نه خلق یریږی، پولیس نه خلق یریږی، چه سفید پوش خپل جائیداد باندے، چه سپین گیری خپل جائیداد باندے دغه ته نه شی تلے، (تالیاں) تهانړے ته او د بی بی اے د پاسه هم هغوی وهل خوری، طالبانائزیشن به کیږی که نه به کیږی؟ دے نه مخکښے هم، شپږ میاشتے مخکښے دا خبره د اسمبلئ د کولو نه ده جی، هر یو سړے دلته دا د پښتنو وطن دے، شپږ میاشتے مخکښے زمونږه د یو حلقے نه یو کس، یو سړی، د بوډا سړی نه، د غریب سړی نه ما شومه اوتختوله، ایف آئی آر ئے نه کولو، ما ورته اووئیل ایف آئی آر اوکړئ، اوشو جی۔ شپږ میاشتے هغه کسان د یو بل نه، غریب خلق وو، د شپے ئے ځکه بوتلے وه چه په دیکښے د یو کس هم د سحر نوکری نه وه، د ټولو د شپے نوکریانے وے، خپل کس ئے راپاڅیدو او هغه ئے بوتله۔ شپږ میاشتے هغوی گرځیدلُ نو په اخر کښے ئے په پنجاب کښے پیدا کړه، چه پنجاب کښے ئے پیدا کړه، بیا ئے چه راوسته نو بیا هغه ورځ شپږ میاشتے پس، هغه دروغ وئیلی وو، شپږ میاشتے پس ئے بیا دغه کړو۔ جناب سپیکر صاحب، دا ایوان دے، نن فیصله اوکړئ چه دا خالی زمونږه پریویلج دے، دا Justice of peace، دا پریویلج ایکټ د څه د پاره دے، دا پولیس څه د پاره دے؟ دا پولیس د دے د پاره دے چه د سپین گیرو، د سفید پوشو په خپل جائیداد باندے به خلق وهل خوری، دا طالبانائزیشن به نه زیاتیږی؟ جناب سپیکر صاحب، دا خالی زما نه چه نن دے ایوان کښے څومره کسان دی، د دے پاکستان څومره کسان دی، دا د پولیس د دهشتگردئ خلاف، دا د ټولو نن Privilege breach شوے دے۔ زما به ریکویسټ وی چه دا د کمیټئ ته هم لاړ شی، دا مختیار خان به یوه خبره کوی جی زمونږه په سپورټ کښے، زهٔ به ریکویسټ کوم چه میاں صاحب د هغوی خبره لږه واوری۔ دا سړے جی ټرانسفر هم پکار دے چه دے کیس باندے اوس اثرانداز نه

شی۔ زۂ خو به دا ریکویسټ کوم چه سسپنشن ئے اوشی خو بیا هم نن بدقسمتی دا ده چه پولیس والا د قانون خیال نه کوی خو زۂ دلته ناست یم، زۂ دا نه شم وئیلے چه سسپنشن د بغیر د اوریدو اوشی خو ټرانسفر خامخا زۂ غواړمه ځکه چه سبا دا کیس، خپل جائیداد باندے، په هغه فائل باندے ئے لیکلی دی، ما د بی بی اے نه مخکښے لیږلے، د هغے نه پس هم لیږلے او دا حال وی۔ بل جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اودریږئ جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: بل جی زۂ به ریکویسټ کوم چه میاں صاحب! ټهیک به ټائم راکوئ۔

جناب سپیکر: ثاقب اللّٰه خان! د ګورنمنټ مؤقف خو واورو جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر! مؤقف اورئ خو مخکښے لږ د مختیار خان خبره هم واورئ، بیا هم تاسو اوکړئ چه دے سړی مخکښے هم دا کار کړے دے۔ ډیره مهربانی سر۔

جناب سپیکر: مختیار خان! خو مختصر جی۔

جناب مختیار علی ایڈوکیٹ: ډیره شکریه۔ سپیکرصاحب! ثاقب خان خو ډیر زیات په تفصیل سره خبره اوکړه جی، د کوم ایس ایچ او باره کښے چه دوئ خبره کوی، دے د دے نه وړاندے په دے متهرا تهانړه کښے وو جی، د شپے زمونږه یو ملګرے وو جی، سره د دے چه زمونږه نور مشران ملګری هم وو، مونږه ورته دغه، ډیر زیات ریکویسټ اوکړو خو هغه په هغه شپه باندے زمونږ یو ملګرے جی دومره زیات وهلے وو چه په حوالات کښے بے هوشه پروت وو او د هغے په دغه کښے بیا دے دے تهانړے ته ټرانسفر شو جی، دے ځوکنو تهانړے ته ټرانسفر شو، تاسو ئے غالباً جی پیژنئ۔ زۂ دا وایم جی چه د ثاقب خان دا خبره چه ده، دا دغه ده او پکار دا ده جی۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: جی میاں افتحار صاحب، میاں افتحارصاحب۔ د ګورنمنټ نه جواب واورو نو جی۔۔۔۔۔

(شور)

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر! زۀ یوه خبره کول غواړم۔

وزیر اطلاعات: بالکل جی، زۀ خبره اوکړم، دوئ د بیا خیر دے اوکړی جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: دا میاں صاحب خبره کوی خو ما ته اجازت راکړئ چه دا پریویلج خو موؤ کړم، بیا د جواب راکړی۔

جناب سپیکر: هغه خو اوشو، بس موؤ شو۔ تاسو خو زبانی دومره اوږد موؤ کړو چه د دغے د وینا ضرورت پاتے نه شو۔

وزیر اطلاعات: په کاغذ کښے د لږ لیکلی دی او په وینا د ډیر اوکړو۔

جناب سپیکر: جی میاں صاحب، میاں افتخار صاحب۔

وزیر اطلاعات: سپیکر صاحب، زۀ یوه خبره چه د ثاقب صاحب دے خبرے له زۀ راشم، وضاحت ډیر لازم دے۔ داسے نه ده چه په یو محکمه کښے یا په یوه اداره کښے د یو کس رویه ټھیک نه وی نو گنی هغه ټول خلق ټھیک نه دی۔ دا ډیر مطلب دا دے چه عجیبه سچویشن وی چه سحر له به په دے هاؤس کښے یو ایم پی اے داسے کار اوکړی او خلق به وائی چه ټول پارلیمنټرینز ښه نه دی، دا مناسب خبره نه ده ځکه چه زمونږ پولیس دے وخت کښے دومره کلیدی کردار ادا کوی، که د یو سړی په وجه باندے مونږ د ټول پولیس دے انداز کښے خبره کوؤ نو د هغوی زړۀ هم ماتیږی ځکه چه دے وخت کښے چه څومره خلق، د خودکش دهماکو دا روک تهام چه دے ، دا ځکه دے چه پولیس خپل ځان الوځئ او قوم بچ کوی۔ زۀ د پولیس دغه قربانو ته سلام پیش کوم، ډیر په نره باندے ، که د چا زړۀ غواړی او که نه غواړی خو چه کومے قربانئ هغوی ورکوی او په پولیس کښے دی څوک؟ یا زما ورور یا زما پلار یا زما تربور یا مے ترۀ څه د آسمان نه راغلی خلق نه دی هم د دے معاشرے او د دے سوسائټئ خلق دی۔ ښه او خراب په هر ځائے کښے شته او چه دا کوم خبره دوئ د دغے واقعے کوی، په دے واقعه کښے چه کومه رویه ده، د هغه رویے په بنیاد چه دوئ کوم اظهار اوکړو، پریویلج بالکل جوړیږی هم او چه کمیټئ ته لاړ شی نو د دے خبرے به پته اولگی، هغه ته به هم حق ملاؤ شی، هغه به هم خلق واوری او دوئ به هم خپل مؤقف بیان کړی او د مؤقف په بنیاد باندے چه څومره هم مطلب دے د هغے خبرے وضاحت

کیدے شی، که هغه په حقه وی نو هم به خلقو ته پته اولګی او چه په ناحقه وی نو د هغے برابر به سزا هم ورته ملاؤ شی۔ بالکل زهٔ د هغے مخالفت نه کوم، پریویلج موشن جوړیږی هم، پریویلج کمیټئ ته د لاړ شی خو ورسره ورسره زهٔ دا خبره ضرور کوم چه د دے موقعے په مناسبت د یوے ادارے د یو کس په بنیاد ټولے ادارے ته خبره کول نه غواړی، نن پولیس د مخکښے په نسبت ډیر ښه شوے دے، ډیر Efficiency ئے ده، ډیر چه کوم دے د هغوی تعداد سیوا دے، په ډیر سخت وخت کښے مقابله کوی نو که زمونږ د ذمه وار فورم نه داسے خبره لاړه شی نو د یو سړی د بچ کیدو د پاره که مونږ د ټول ډیپارټمنټ حوصلے ختموؤ نو دا مناسب خبره نه ده۔ زهٔ به یو ځل بیا د پولیس د دے موجوده صورتحال مطابق کردار ته سلام پیش کوم او چه په دیکښے کوم خلق خراب دی او د پولیس دا ښه کردار د هغوی په وجه خرابیږی نو د هغوی روک تهام پکار دے۔ دغه رنګ چه په هر ځائے کښے خراب خلق دی، د هغه خرابو خلقو روک تهام پکار دے او بالکل چه کوم دے دا د پریولیج کمیټئ ته لاړ شی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب!

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: نه بس اوس خو ګورنمنټ، پریولیج موشن دے، دا خو هغوی Accept کړو کنه۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب!

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the privilege motion moved by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: ‘Ayes’ have it. The privilege is referred to the concerned Committee. ‘Adjournment Motions’: Mufti Kifayatullah Sahib, Mufti Kifayatullah Sahib. Not present, it lapses. Next Janab Abdul Akbar Khan Sahib.

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو جناب سپیکر، لیکن میری درخواست ہو گی کہ اگر آپ اس کو پینڈنگ کریں، Concerned منسٹر صاحب نہیں ہیں اور یہ ٹیکنیکل مسئلہ ہے تو اگر آپ اس کو پینڈنگ کر لیں۔

Mr. Speaker: It is kept pending.
Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you.

محترمہ شازیہ اورنگزیب خان: پوائنٹ آف آرڈر، سر!

جناب سپیکر: بی بی، بالکل درکومہ، لږ صبر اوکړه چه دا ایجنډا ختمه شی۔

محترمہ شازیہ اورنگزیب خان: جناب سپیکر! یہ میرا بہت ہی اہم پوائنٹ آف آرڈر ہے۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: 'Call Attention Notices': Mr. Javed Iqbal Tarakai…

محترمہ شازیہ اورنگزیب خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: بی بی، ستا بالکل حق دے، لږ صبر اوکړه جی۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: 'Call Attention Notices': Javed Iqbal Tarakai. Not present, it lapses. Munawar Sultana Bibi. Ji Bibi, call attention notice No. 508.

محترمہ منور سلطانہ: هغه جی زهٔ د قرارداد په شکل کښے راولم، ما واپس کړو جی، ما With draw کړو۔

Mr. Speaker: Okay, تهیک شوه جی. Akram Khan Durani Sahib, to please move his call attention notice No. 512 in the House.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): محترم سپیکر صاحب، آپ کا شکریہ۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ صوبہ بھر میں اور خصوصاً بنوں میں Loading / Unloading کا جو ظالمانہ ٹیکس لگایا گیا ہے، وہ ظلم کی انتہا ہے کیونکہ یہ ٹیکس صرف ہمارے صوبے میں ہے جبکہ باقی صوبوں میں اس ٹیکس کا نفاذ نہیں ہے۔ یہ ٹیکس ناقابل برداشت ہے کیونکہ غریب لوگ پہلے ہی ٹیکسوں کے نیچے دبے ہوئے ہیں اور خاصکر ضلع بنوں کے ساتھ نہایت ناروا سلوک اختیار کیا گیا ہے۔ بنوں میں جو ٹیکس لگایا گیا ہے، وہ بغیر ٹینڈر کے لگایا گیا اور لوٹ مار شروع ہے جس کی وجہ سے بنوں کے عوام اور پورے صوبے کے عوام میں مایوسی پھیل گئی ہے۔ محترم سپیکر صاحب، ابھی چونکہ ہمارے صوبے میں معیشت مکمل طور پر تباہ ہے، تاجر برادری بالکل، مکمل ہمارے دوکاندار بیٹھ گئے ہیں اور ٹرانسپورٹ کا بھی یہی حال ہے اور اسی وجہ سے ہم ہمیشہ یہی گزارش کرتے ہیں کہ جو ٹیکسز پہلے سے لگائے گئے ہیں اس صوبے کے عوام پر تو مہربانی کر کے اس میں نرمی لائیں اور جو لگائے ہوئے ٹیکسز ہیں، ان کو بھی معاف کیا جائے۔ فیڈرل گورنمنٹ نے بھی ابھی جو فلڈ ٹیکس لگایا ہے تو اس میں ہمارے صوبے کو مستثنیٰ کیا ہے اور

عجیب سی بات ہے کہ یہاں پر بجٹ اجلاس میں بھی پوری قوم کو یہ تسلی دی گئی، اس معزز ایوان کے ممبران اسمبلی کو تسلی دی گئی کہ اس دور میں چونکہ یہاں پر بہت سی تکالیف سے لوگ وابستہ ہیں، انڈسٹریز بالکل بیٹھ گئی ہیں، کاروبار نہیں ہے، لوگ بے روزگار ہیں، لوگ نقل مکانی پر مجبور ہیں اور اس ہاؤس میں گورنمنٹ نے واضح انداز میں بجٹ تقریر میں یہ کہا کہ ہم کوئی نیا ٹیکس نہیں لگائینگے۔ ابھی مجھے عجیب سا لگ رہا ہے کہ یہ ٹیکس چارسدہ میں نہیں ہے، پشاور میں غالباً ہے کہ نہیں ہے؟ پشاور میں ہے، لکی مروت میں ہے، کرک میں ہے، بنوں میں ہے اور عجیب سی بات ہے کہ پورا نظام ہے، کسی ضلع میں ہے اور کہیں پر نہیں ہے اور یہ وہ ٹیکس دوبارہ لگا رہے ہیں کہ یہاں پر سردار مہتاب عباسی صاحب وزیر اعلیٰ تھے اور اے این پی والے اس کے ساتھ گورنمنٹ میں شریک تھے اور چونگی کا جو ظالمانہ ٹیکس تھا اور غنڈے، ٹھیکیدار لوگوں کو گیارہ گنا جرمانہ کرتے تھے، اس ٹیکس کو ختم کیا گیا اور اس کی بجائے سیلز ٹیکس نافذ کیا گیا۔ ابھی لوکل گورنمنٹ کا ڈیپارٹمنٹ جو نیا ٹیکس لگا رہا ہے، تو اس ایوان کو اعتماد میں نہیں لیا گیا ہے کہ اس صوبے کے عوام پر ہم کوئی ٹیکس لگا رہے ہیں اور حال یہ ہے کہ کل بھی مانسہرہ میں اسی اڈے اور اسی ٹیکس پہ ایک آدمی کو ٹھیکیداروں نے قتل کیا ہے جو کہ آج اخبارات میں خبر آئی ہے۔ تو اسی حوالے سے میری مؤدبانہ گزارش ہوگی آپ کے ذریعے حکومت سے کہ یہاں پر فی الفور وہ اٹھے اور اس ٹیکس کو مکمل طور پر اس صوبے سے ختم کرے ورنہ یہ ایک راستہ ہے۔ (تالیاں) اس گورنمنٹ کو میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اگر فیڈرل گورنمنٹ کو یہ معلوم ہوا کہ صوبائی گورنمنٹ ہم سے تو کہہ رہی ہے کہ ٹیکس نہ لگائیں اور وہ خود اپنے لوگوں پر نئے ٹیکس لگا رہی ہے تو وہ دروازہ جو وفاقی حکومت سے ابھی بند ہے، وہ بھی کھل جائے گا اور عجیب سی بات ہے کہ بنوں میں جو ٹیکس لگایا گیا Load / unload کا تو ایک آدمی کو بغیر ٹینڈر کے تین لاکھ روپے پہ دیا گیا اور اس کے Against پھر لوگ کورٹ گئے ہیں اور انہوں نے کہا کہ ہم دس لاکھ روپے دینے کو تیار ہیں اور پھر سیشن جج نے فیصلہ کیا کہ یہ دس لاکھ اگر دیتے ہیں تو آپ لوگ اس کو کیوں بغیر ٹینڈر کے ایک آدمی کو نواز رہے ہیں؟ تو میری خاصکر صوبائی حکومت سے یہی درخواست ہوگی کہ اسی فلور پر وہ اعلان کرے، میرے خیال میں ہمارے چیف منسٹر صاحب کو بھی اعتماد میں نہیں لیا گیا ہے ورنہ یہ صرف ٹی ایم او وہاں پر لکھتے ہیں اور پھر سیکرٹری لوکل گورنمنٹ اس کی Approval دیتا ہے، تو میری بڑے ادب سے گزارش ہوگی کہ اس صوبے کے عوام کو مزید ٹیکسوں سے بچایا جائے اور جس ضلع سے بھی جتنا ٹیکس لیا گیا ہے، خدا کیلئے ان لوگوں کو واپس کیا جائے۔ ابھی ایک ٹرک وہاں پر آ رہا ہے، اس سے

بھی وہ لے رہے ہیں اور جو ٹرک باہر نکل رہا ہے تو اس سے بھی لے رہے ہیں، میرے خیال میں اس وقت اس کیلئے لوگ تیار نہیں ہیں اور حال یہ ہے کہ مایوسی سی پھیل رہی ہے اور لوگوں میں عدم تحفظ اور ایک عجیب سا رجحان ہے تو آپ کی وساطت سے میں گورنمنٹ سے بڑے ادب کیسا تھ، میاں صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ اس ظالمانہ ٹیکس کو ختم کریں، اس کا نہ کوئی جواز ہے اور یہ بدمعاشوں اور غنڈوں کیلئے ایک اڈہ ہی بن رہا ہے، اس میں لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو کوئی فائدہ نہیں ہے۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: کال اٹینشن پر ڈیبیٹ نہیں ہو سکتی جی، اسکے بعد، اسکے بعد، پہلے گورنمنٹ سے، کال اٹینشن پر ڈیبیٹ نہیں ہو سکتی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر!

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: نہیں، یہ آپ بی بی، آپ سب بیٹھ جائیں، کال اٹینشن، آپ کے رولز بنے ہوئے ہیں، آپ لوگوں نے بنائے ہیں، میں نے تو نہیں بنائے، یہ کتاب آپ نے بنائی ہے اور اس کے مطابق چلنا پڑے گا، پہلے ان سے پوچھ لیتے ہیں۔ میاں صاحب! یہ ظالمانہ ٹیکس کیوں لگایا ہے؟

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): زۂ جی د ټولو نه اول خو د اکرم درانی صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: مجھ سے بھی کامران خان بنادیا آپ لوگوں نے جی۔

وزیر اطلاعات: د اکرم درانی صاحب مشکور یو چه دومره اهم مسئلے ته ئے زمونږه توجه راګرځولے ده او ډیر افسوس کومه چه د لوکل باډیز یو نمائنده هم دلته نشته دے ځکه چه دا د اسمبلئ کارروائی ده او دا د ټولو په علم کښے وی۔ زۂ نه یم خبر چه ولے به دا خلق چه کوم دے، د هغے محکمے خلق دلته موجود نه وی ځکه چه زۂ خپل ځانی د دے تپوس د پاره لاړمه خو ما ته دا سے سړے ملاؤ نه شو چه ګڼنی هغه سره دغلته د ډیپارټمنټ سړے وی او هغه ته څه معلومات وی۔ دا ځکه زۂ وایمه چه د حکومت په حیثیت چه د لوکل باډیز کوم خلق دی، هغه راغلی نه دی، د دے تپوس به مونږ کوؤ ځکه چه زمونږ ذمه واری ده خو د اسمبلئ د طرف نه پکار ده چه دا انسټرکشنز ضرور راشی چه کوم بزنس وی او د کوم ډیپارټمنټ سره تعلق لری نو هغه خلق ولے دلته موجود نه دی؟ دا خو ډیره د

افسوس خبره ده، د وزیر صاحب به کار وی، وزیر صاحب به پخپله موجود نه وی نو ټول ډیپارټمنټ به غیب وی؟ که مونږ Collectively ذمه وار یو نو په دے بنیاد ذمه وار یو چه دوئ به مونږ ته انفارمیشن راکوی نو د هغے په رنړا کښے به جواب ورکوؤ۔ زۀ ځکه په فلور باندے دا خبره کول غواړم چه د هغوی ډیپارټمنټ ته دا خبره هم په دے انداز کښے د اسمبلئ د طرف نه اورسولے شی چه دا غفلت دے او د دے غفلت ارتکاب بیا د پاره پکار نه دے او د دے موجوده وخت دے د هغوی نه باقاعده تپوس اوشی۔ جناب سپیکر صاحب، چه نورو ضلعو کښے یو ټیکس نه وی او په یو مخصوص ضلع کښے وی یقیناً چه زمونږ کوشش دا دے چه په ټوله صوبه کښے د یکسانیت وی، دا نه شی کیدے چه د خپلے مرضئ او د خپل خواهش مطابق به خلق ټیکس لګوی۔ چونکه زۀ نیغ په نیغه د دے خبرے سره چه معلومات را سره په هغه شکل کښے د ډیپارټمنټ نشته خو دا Surety زۀ درانی صاحب له ضرور ورکوم چه نورو ضلعو کښے نه وی او د یکسانیت د راوستو د پاره بالکل چه تاسو وایئ چه دا ظالمانه ټیکس دے او په نورو ضلعو کښے نشته نو د دے د ختمیدو د پاره به مونږه پوره کوشش کوؤ او زۀ د فلور په دغه باندے Commitment کوم چه ډیپارټمنټ سره به کښینم او چه څومره هم زما نه کیدے شی نو زۀ به د اکرم درانی صاحب د دے فریاد چه دوئ اوکړو چه پبلک ته تکلیف دے او د پبلک د طرف نه چه کوم دے دا یوه غلطه خبره شوے ده چه هغوی باندے ظالمانه ټیکس لګولے شوے دے، د دے د لرے کیدو به مونږه پوره پوره کوشش کوؤ۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: جناب سپیکر، میرے خیال میں چونکہ سارے ممبران اس پر بولنا چاہتے ہیں، اگر آپ مہربانی کرکے اس کال اٹینشن نوٹس کو ایڈجرنمنٹ موشن میں Convert کرکے اس کو ایڈمٹ کرالیں تو اس پر جو بھی بولنا چاہے، پھر اس وقت منسٹر صاحب جواب بھی حاصل کرلینگے۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ کی مرضی ہے جی۔ پیر صاحب! یہ تو ہاؤس کی مرضی ہے، آپ جس طرح کہیں گے، اگر ہاؤس چاہے تو اس کو Convert کروں اس پر؟ اچھا اس کو آپ کی مرضی سے ہم ایڈجرنمنٹ موشن میں Convert کرتے ہیں اور جمعہ کے دن اس پر بحث ہوگی۔ ابھی میاں صاحب کی طرف سے جو یقین دہانی آئی ہے، وہ بھی کافی ہے لیکن تمام ایڈمنسٹریٹیو سیکرٹریز، ہم نے پہلے بھی ادھر سے پوری ہدایات ایشو کی تھیں

کہ اسمبلی کے سیشن سے،اس August House سے کوئی معزز ادارہ اور نہیں ہے۔ حکومت کی طرف سے چند وزراء صاحبان نے اس کی تھوڑی سی وہ کی تھی، ابھی اچھا ہے کہ میاں صاحب نے خود نشاندہی کی تو میں ابھی دوبارہ انسٹرکشنز ایشو کر رہا ہوں کہ سارے ایڈمنسٹریٹیو سیکرٹریز جب بھی اجلاس ہو رہا ہو تو وہ ادھر موجود رہیں گے، کوئی نہیں رہا تو پھر اس صوبے سے دوسرے صوبے میں وہ چلے جائیں۔ (تالیاں)

جی، شازیہ طہماش۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: اورنگزیب بی بی۔ جی، شازیہ بی بی، شازیہ اورنگزیب۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر! ادھر سے بھی بڑی نرمی سے اجازت مل گئی اور ادھر سے بھی ہنسی آ گئی، یہ کیا ہو رہا ہے سپیکر صاحب؟

Ms. Shazia Aurangzeb Khan: It is very sad to me, Speaker Sahib; (laughter), it is very sad, (laughter).

جناب سپیکر: جی بس بنہ دہ، ماحول لږ اوس بنہ کړئ بی بی۔

سید محمد صابر شاہ: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: پیر صاحب! تاسو کہ بیا وایئ نو پہ دے پسے جی۔ شازیہ اورنگزیب بی بی ډیر د وختی نہ دغہ کولو نو۔۔۔۔

سید محمد صابر شاہ: زۀ بہ لږہ خبرہ اوکړمہ۔

جناب سپیکر: نہ تاسو کېښینئ۔ (قہقہہ) ما وئیل تاسو خو، تاسو دے نہ پس جی۔

محترمہ شازیہ اورنگزیب خان: Thank you very much, Mr. Speaker۔ جناب سپیکر! میرا تو، میرا تو۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر! یو منٹ۔۔۔۔

جناب سپیکر: بیک سائډ تہ، ھغوی تہ چہ فلور ملاؤ شی، یو معزز رکن تہ فلور ملاؤ شی نو بیا بار بار پاخیدل، دا ستاسو عادت جوړ شو جی، Kindly دا عادت ختم کړہ۔ جی بی بی۔

محترمہ شازیہ اورنگزیب خان: جناب سپیکر! میں آپ کی نہایت مشکور ہوں کیونکہ میں صبح دس بجے سے ہاتھ اٹھا اٹھا کر تھک گئی ہوں۔ جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ ایک نہایت ہی Important واقعہ کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں جس کے اوپر اس ایوان کے سر جھک جائیں گے اور میرے خیال میں صوبائی حکومت جو ہے، وہ شرمندہ ہو کر پانی پانی ہو جائے گی۔ جناب سپیکر، یہ ضلع نوشہرہ کی بات ہے اور 20 مارچ کو وہاں پر سیلاب زدگان نہتے عوام سڑکوں پر نکلے، متاثرین نکلے اور ان کو Lead کیا ہماری پارٹی کے Candidate اختیار ولی خان نے اور سابق ناظم ذوالفقار باچا نے، لیکن افسوس کی بات ہے جناب سپیکر، کہ باچا خان کے پیروکار جو امن کے پیروکار اپنے آپ کو کہتے ہیں اور روٹی، کپڑا اور مکان کا نعرہ لگانے والے پیپلز پارٹی کی حکومت نے جناب سپیکر، ان نہتے عوام کے اوپر جو پولیس گردی کی تو ہمیں مشرف کے دور کی پولیس گردی کی وہ فلم Rewind ہو گئی۔ جناب سپیکر، میں بذات خود کل ہیڈ کوارٹرز ہسپتال میں گئی اور میں نے وہاں پر ان افراد کو دیکھا جن کے اوپر تشدد کیا گیا اور افسوس کی بات ہے کہ وہ تھانہ کلچر دوبارہ سے زندہ ہو گیا جناب سپیکر، اور وہاں پر ان کو گرفتار کرنے کے بعد تھانے میں، شرم کی بات یہ ہے کہ ان کو تھانے میں ننگا کر کے ان کو سلاخوں سے مارا گیا ہے۔ جناب سپیکر، اختیار ولی خان کی انگلیوں کو توڑا گیا، ذوالفقار باچا کی ٹانگوں کو جناب سپیکر، اتنا مارا گیا کہ وہ کل کھڑا بھی نہ ہو سکا اور وہاں پر ان بیس افراد کو ننگا کیا گیا لوگوں کے سامنے اور ان کو سلاخوں سے مارا گیا، شرم کی بات ہے جناب سپیکر۔

آوازیں: شیم شیم۔

محترمہ شازیہ اورنگزیب خان: جناب سپیکر، میں آپ سے اپیل کرتی ہوں، ضلع نوشہرہ صرف بیس منٹ کی ڈرائیو پہ ہے، اسمبلی وہاں سے دور نہیں، چیف منسٹر ہاؤس وہاں سے دور نہیں اور یہاں ہماری پشاور کی جو ہائی کورٹ ہے، وہ اتنی دور نہیں جناب سپیکر، اسی عوام نے رول آف لاء اور عدلیہ کی بحالی کیلئے آواز اٹھائی تھی اور انہی سڑکوں پر وہ نکلے تھے۔ جناب سپیکر، میں آپ سے اپیل کرتی ہوں اس مقدس فلور سے کہ جناب سپیکر، اس پر ایک کمیٹی بنائی جائے، انکوائری بٹھائی جائے اور اگر اس میں کسی بھی پولیس کا آفیسر یا ہماری صوبائی حکومت کا اگر اس میں ہاتھ ہوں تو انکوائری کی جائے اور اس پر آپ ایک کمیٹی، ہمارے یہ جو ممبرز ہیں جناب سپیکر، یہاں پر ہماری پارٹی کے جو پارلیمنٹری لیڈرز ہیں، ہماری پارٹیز کے، اس میں سے آپ ایک کمیٹی Form کریں کہ اس کی تہہ میں جا کر اس کی انکوائری کی جائے۔ Thank you very much۔

جناب سپیکر: انشاء اللہ۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: پہلے حکومت کو سن لیں جی، ان کی طرف سے، پھر بعد میں۔ جی، میاں افتخار صاحب، میاں افتخار حسین صاحب۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب! ایسا ہے کہ جس طریقے سے شازیہ بی بی نے یہ بیان دیا اور ساتھ عوامی نیشنل پارٹی اور پیپلز پارٹی کے نام لئے تو ہم اس طرح اسلئے نہیں کریں گے کہ پنجاب میں بھی ان کی پارٹی کی حکومت ہے تو ہم ایسی غیر سیاسی انداز میں بات نہیں کریں گے کہ اس کا اس طریقے سے جواب دیں۔ اگر ایک ضلع میں واقعہ ہوا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ پارٹیوں اور حکومتوں کو اس طریقے سے لتاڑا جائے، یہ بات کرنا بڑا آسان کام ہے اور اس کا جواب دینا اس سے بھی بڑا آسان ہے لیکن ہم چونکہ میاں نواز شریف صاحب اور مسلم لیگ (ن) کا احترام کرتے ہیں اور ہم کسی بھی سیاسی پارٹی کو اس انداز میں نہیں لتاڑتے کہ کسی اور کو فائدہ پہنچے کہ ایک واقعہ کو بیان کرتے ہوئے اس انداز میں بیان کیا جائے کہ پھر پارٹیوں کا چپقلش چلے، اگر میں جواب دینے پر آؤں تو اب یہی جواب دینگے تو مسئلہ تو ادھورا رہ جائے گا، لہذا یہاں پر مسئلہ اٹھانا ایک مہذب طریقے سے ہونا چاہیئے، میں اپنی پارٹی کی اس طریقے سے کسی طور پر تذلیل برداشت نہیں کر سکتا، میں پیپلز پارٹی کی اس قسم کی تذلیل کسی طور پر برداشت نہیں کر سکتا اور جب میں ان دو پارٹیوں کی نہیں کر سکتا تو اسی طرح مسلم لیگ (ن) کی میں برداشت نہیں کر سکتا کیونکہ ہم سب ایک ہیں اور ہمیں اس انداز میں نہیں سوچنا چاہیئے۔ رہی اس واقعہ کی بات تو واقعہ کے حوالے سے بالکل تحقیقات ہونی چاہئیں، یہ ضروری نہیں ہے کہ صرف پولیس ذمہ دار ہو، شاید کوئی اور ذمہ دار بھی نکل آئے، شاید یہ بھی ہو کہ جلوس نکالنے والوں میں بھی کوئی ایسے لوگ گھس آتے ہیں کہ وہ اس پارٹی کو بھی بدنام کر دیتے ہیں، حکومت کو بھی بدنام کر دیتے ہیں، لہذا جو بھی جس بھیس میں آیا ہو، مکمل تحقیقات کی جائیں اور بلاتفریق صرف پولیس کے حوالے سے نہیں، انتظامیہ کے حوالے سے نہیں بلکہ پورے واقعہ کی تحقیقات کی جائیں اور جو بھی اس میں مورد الزام ٹھہرایا گیا، میں ان سے یہیں وعدہ کرتا ہوں کہ ان کو پوری کی پوری سزا دی جائے گی اور مثالی سزا دی جائے گی تاکہ آئندہ کیلئے ایسا نہ ہو۔ ہم بھی سیاسی ورکرز ہیں، اگر آج اختیار ولی کا یہ نام لے رہی ہیں تو کل کو ہم بھی اسی طرح نکلیں گے اور ہمارے ساتھ بھی یہ ہو سکتا ہے، لہذا جس طریقے سے ہم اپنے لئے سوچتے ہیں اس طرح دیگر کیلئے بھی سوچتے ہیں۔ لہذا اس

واقعے کی تحقیقات ہونی چاہئیں اور جو بھی اس میں موردالزام ٹھہرایا گیا، اس کو پوری کی پوری سزادی جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، پیر صاحب، پیر صابر شاہ صاحب۔ پیر صابر شاہ صاحب، آنریبل ممبر صاحب کا مائیک آن کریں۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر صاحب! جس طرح اس مسئلے کو اس ایوان میں پیش کیا گیا، میں سمجھتا ہوں جی کہ اس میں سیاسی جماعتیں اور لاء اینڈ آرڈر کو Maintain رکھنا، یہ حکومتوں میں اکثر لاٹھی چارج اور یہ ساری باتیں ہو جاتی ہیں اور ہم سیاسی کارکن ہیں، ان چیزوں کو برداشت کرتے بھی آئے ہیں اور یہ تمام جماعتیں جو ہیں، حکومت اور اپوزیشن کے اندر یہ کھیل ہمیشہ رہتا ہے لیکن شازیہ بی بی نے جن چیزوں کی نشاندہی کی ہے اور میاں صاحب جو اہل نظر بھی ہیں اور ہر چیز پر بڑی گہری نظر رکھتے ہیں اور کسی نکتے کو نظر انداز نہیں کرتے، ان کی ذمہ داریاں بہت زیادہ ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ جو اہم نکتہ انہوں نے نظر انداز کیا، یہ عمداً نہیں لیکن ہو جاتا ہے، اس پر میں ضرور بات کرونگا۔ سیاسی جماعتوں کا آپس میں ہمیں احترام کا رشتہ رکھنا چاہیئے، چاہے کوئی مرکز میں ہو، چاہے صوبے کے اندر ہوں، سیاسی جماعتوں کی قیادتوں کو ہمیں احترام اور حکومت اور اپوزیشن کے درمیان جو ایک طریقہ کار ہوتا ہے، اس کو بھی ہمیں ملحوظ خاطر رکھنا چاہیئے اور میں اس پر نہیں جاتا، یہ معزز ایوان ہے، یہاں جو بھی معزز ایوان فیصلے کرتا ہے، میں اس پر بات نہیں کرتا اور ایک نیا دروازہ میں کھولنا بھی نہیں چاہتا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمیں آپس میں ایک دوسرے کا احترام کرنا چاہیئے لیکن جو بات یہاں پر ہوئی ہے، وہ بات انتہائی سنگین اور ایک ایسی بات ہے جو کہ ہمارے اس خیبر پختونخوا کے روایات کے بالکل برعکس ہے۔ یہاں تشدد کے واقعات، اس سے پہلے بھی میرے بھائی چمکنی صاحب نے بات کی، وہ بڑی Routine کی باتیں ہیں جی کہ پولیس تشدد بھی کرتی ہے، مارتی بھی ہے، Flirt کی بھی کوشش ہوتی ہے، زیادتیاں بھی ہو جاتی ہیں لیکن یہاں جو بات کی گئی ہے کہ سیاسی کارکنوں کو یقیناً، جس طرح میاں صاحب نے جو بات کی، ہو سکتا ہے کہ اس کے اندر ایسے لوگ ضرور ہونگے جنہوں نے اس Procession، اس جلوس کے دوران، اس احتجاج کے دوران اپنی Limit کو کراس کیا ہو، ہو سکتا ہے کہ انہوں نے بہت زیادہ زیادتی کی ہو لیکن کتنی ہی زیادتی کیوں نہ کی ہو، میرے خیال میں Collectively تھانے کے اندر کسی کو لے جا کر سیاسی کارکنوں کو ننگا کرکے، بے آبرو کرکے اور پھر ان کے ساتھ زیادتی کرنا جناب سپیکر، یہ بات آج جب دوسرے صوبوں میں جائے گی، یہ

بات جہاں بھی جائے گی، کیا اس صوبے کے اس پختون معاشرے کے اندر یہ معزز ایوان اس بات کو برداشت کر سکتا ہے کہ اس صوبے کے اندر ہم پر کوئی ایسا داغ لگے؟ میں یہ نہیں کہتا کہ یہ حکومت کے ماتھے پر داغ ہے جناب سپیکر! یہ داغ ہم سب کے چہروں پر ہے، بلا تفریق کہ حکومت کس کی ہے اور اپوزیشن میں کون بیٹھا ہے لیکن میں یہ ضرور کہونگا کہ یہ کونسی روایات کی ہم ابتداء کر رہے ہیں، ہم کس جانب جا رہے ہیں؟ کیا اس سوسائٹی اور اس صوبے کے اندر اس سے پہلے ایسی کوئی مثال ہے کہ تھانے میں سیاسی کارکنوں کو لے جا کر ننگا کر کے ان کو اذیت دی جائے اور ان پر تشدد کیا جائے؟ لہذا میری گزارش یہ ہے، نہ میں اسے حکومت کا مسئلہ سمجھتا ہوں اور نہ اپوزیشن کا مسئلہ سمجھتا ہوں، میں اپنی روایات، اپنی پختونولی اور انسانیت جس کے اپنے تقاضے ہیں، میں اس کو انسانیت کا مسئلہ سمجھتا ہوں اور میں گزارش کرتا ہوں کہ شازیہ بی بی نے جو پوائنٹ آف آرڈر پیش کیا ہے، اس کو تحریک التواء میں Convert کیا جائے تاکہ اس کی ہم تحقیقات کریں کہ حقائق کیا ہیں؟ یہ بھی میں نہیں کہتا، میں سوچ بھی نہیں سکتا کہ شازیہ بی بی نے جو بات کی ہے کہ یہ ممکن بھی ہے کہ ہماری پولیس اس حد تک چلی جائے گی کہ وہ اس قسم کے اقدامات کرے گی؟ اس کیلئے ضروری ہے جی کہ اس کی تحقیقات ہوں اور اس کو ہم Convert کریں تحریک التواء میں جی۔ شکریہ جی۔

جناب سپیکر: تھینک یو، پیر صاحب۔ پہلے میاں صاحب نے بھی اس کی پوری سپورٹ کی، شازیہ اورنگزیب صاحبہ نے ایک بہت بڑا واقعہ پیش کیا ہے تو پورے ہاؤس کی طرف سے حکومت کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اس واقعے کی پوری تحقیق کرے اور ایک ہفتے کے اندر اندر رپورٹ اسمبلی سیکرٹریٹ کو پیش کی جائے۔

The sitting is adjourned till 10:00 AM of Thursday morning, 24-03-2011. Thank you.

(اسمبلی کا اجلاس بروز جمعرات مورخہ 24 مارچ 2011ء صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)